ف۵۱۳ یہ حضرات جن کا ذکر ما سبق میں ہیں اور خاص آیۂ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ میں فرمایا گیا ف۵۱۴ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے مراتب جداگانہ ہیں بعض حضرات سے بعض افضل ہیں اگرچہ نبوت میں کوئی تفرقہ نہیں وصف نبوت میں سب شریک یکدگر ہیں مگر خصائص و کمالات میں درجے متفاوت ہیں یہی آیت کا مضمون ہے اور اسی پر تمام اُمت کا اجماع ہے (خازن ومدارک) ف۵۱۵ یعنی بے واسطہ جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر کلام سے مشرف فرمایا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میں (جمل) ف۵۱۶ وہ حضور پُرنور سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ آپ کو بدرجات کثیرہ تمام انبیاء علیہم السلام پر افضل کیا اس پر تمام اُمت کا اجماع ہے اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے آیت میں حضور کی اس رفعت مرتبت کا بیان فرمایا گیا اور نام مبارک کی تصریح نہ کی گئی اس سے بھی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علو شان کا اظہار مقصود ہے کہ ذات والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذات اقدس کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے اور کوئی اشتباہ راہ نہ پا سکے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ تمام انبیاء پر فائق و افضل ہیں اور آپ کا کوئی شریک نہیں بے شمار ہیں کہ قرآن کریم میں یہ ارشاد ہوا درجوں بلند کیا ان درجوں کی کوئی شمار قرآن کریم میں ذکر نہیں فرمائی تو اب کون حد لگا سکتا ہے ان بے شمار خصائص میں سے بعض کا اجمالی و مختصر بیان یہ ہے کہ آپ کی رسالت عامہ ہے تمام کائنات آپ کی اُمت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا دوسری آیت میں فرمایا لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا مسلم شریف کی حدیث میں ارشاد ہوا اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلَآئِقِ كَآفَّةً اور آپ پر نبوت ختم کی گئی قرآن پاک میں آپ کو خاتم النبیین فرمایا حدیث شریف میں ارشاد ہوا خُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ آیات بینات و معجزات باہرات میں آپ کو تمام انبیاء پر افضل فرمایا گیا آپ کی اُمت کو تمام اُمتوں پر افضل کیا گیا شفاعت کبریٰ آپ کو مرحمت ہوئی قرب خاص معراج آپ کو ملا علمی و عملی کمالات میں آپ کو سب سے اعلیٰ کیا اور اس کے علاوہ بے انتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے (مدارک، جمل، خازن، بیضاوی وغیرہ)

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ

یہ ف۵۱۳ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ف۵۱۴ ان میں کسی سے اللہ

اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

نے کلام فرمایا ف۵۱۵ اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا ف۵۱۶ اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ

نشانیاں دیں ف۵۱۷ اور پاکیزہ رُوح سے اس کی مدد کی ف۵۱۸ اور اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے

بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ

بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکیں ف۵۱۹ لیکن وہ مختلف ہوگئے اُن میں کوئی

مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہوگیا ف۵۲۰ اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے

يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝۲۵۳ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ

کرے ف۵۲۱ اے ایمان والو اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے

قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ

خرچ کرو وہ دن آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہے نہ کافروں کے لیے دوستی اور نہ شفاعت

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۵۴ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ

اور کافر خود ہی ظالم ہیں ف۵۲۲ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۵۲۳ وہ آپ زندہ اور وں کا قائم رکھنے والا

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ

ف۵۲۴ اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند ف۵۲۵ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۵۲۶ وہ کون ہے جو

يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ

اُس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے ف۵۲۷ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ

ف۵۲۸ اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے ف۵۲۹ اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں

ع ۳۳ ۵ ۱

ف۵۱۷ جیسے مردے کو زندہ کرنا بیماروں کو تندرست کرنا مٹی سے پرند بنانا غیب کی خبریں دینا وغیرہ۔

ف۵۱۸ یعنی جبریل علیہ السلام سے جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے تھے

ف۵۱۹ یعنی انبیاء کے معجزات۔

ف۵۲۰ یعنی انبیاء سابقین کی اُمتیں بھی ایمان و کفر میں مختلف رہیں یہ نہ ہوا کہ تمام اُمت مطیع ہو جاتی۔

ف۵۲۱ اس کے ملک میں اس کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا اور یہی خدا کی شان ہے۔

ف۵۲۲ کہ اُنھوں نے زندگانی دنیا میں روز حاجت یعنی قیامت کے لیے کچھ نہ کیا۔

ف۵۲۳ اس میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور اس کی توحید کا بیان ہے اس آیت کو آیت الکرسی کہتے ہیں احادیث میں اس کی بہت فضیلتیں وارد ہیں ف۵۲۴ یعنی واجب الوجود اور عالم کا ایجاد کرنے اور تدبیر فرمانے والا ف۵۲۵ کیونکہ یہ نقص ہے اور وہ نقص و عیب سے پاک ف۵۲۶ اس میں اس کی مالکیت اور نفاذ امر و تصرف کا بیان ہے اور نہایت لطیف پیرایہ میں ردّ شرک ہے کہ جب سارا جہان اس کی ملک ہے تو شریک کون ہو سکتا ہے مشرکین یا تو کواکب کو پوجتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں یا دریاؤں پہاڑوں پتھروں درختوں جانوروں آگ وغیرہ کو جو زمین میں ہیں جب آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کی ملک ہے تو یہ کیسے پوجنے کے قابل ہو سکتے ہیں ف۵۲۷ اس میں مشرکین کا ردّ ہے جن کا گمان تھا کہ بُت شفاعت کریں گے اُنھیں بتا دیا گیا کہ کفار کے لیے شفاعت نہیں اللہ کے حضور ماذونین کے سوا کوئی شفاعت نہیں کر سکتا اور اذن والے انبیاء و ملائکہ و مومنین ہیں ف۵۲۸ یعنی ماقبل و مابعد یا امور دنیا و آخرت ف۵۲۹ اور جن کو وہ مطلع فرمائے وہ انبیاء اور رسل ہیں جن کو غیب پر مطلع فرمانا ان کی نبوت کی دلیل ہے دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔ لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (خازن)

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

آسمان اور زمین ف۵۳۰ اور اُسے بھاری نہیں اُن کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا ف۵۳۱

لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ

کچھ زبردستی نہیں ف۵۳۲ دین میں بیشک خوب جدا ہوگئی نیک راہ گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ

بِالطَّاغُوْتِ وَ یُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۗ

مانے اور اللہ پر ایمان لائے ف۵۳۳ اُس نے بڑی محکم گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا

لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ

نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ والی ہے مسلمانوں کا اُنھیں

اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ۬ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا

اندھیریوں سے ف۵۳۴ نور کی طرف نکالتا ہے اور کافروں کے حمایتی شیطان

اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ

ہیں وہ اُنھیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ

والے ہیں اُنھیں ہمیشہ اُس میں رہنا اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا اُسے

اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ

جو ابراہیم سے جھگڑا اُس کے رب کے بارے میں اس پر ف۵۳۵ کہ اللہ نے اُسے بادشاہی دی ف۵۳۶ جبکہ ابراہیم نے کہا کہ میرا

یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ

رب وہ ہے کہ جلاتا اور مارتا ہے ف۵۳۷ بولا میں جلاتا اور مارتا ہوں ف۵۳۸ ابراہیم نے فرمایا تو اللہ سورج

یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ

کو لاتا ہے پورب سے تو اس کو پچھم سے لے آ ف۵۳۹ تو ہوش

الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵۸﴾ۚ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ

اُڑ گئے کافر کے اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو یا اُس کی طرح جو گزرا ایک

ف۵۳۰ اس میں اس کی عظمت شان کا اظہار ہے اور کرسی سے یا علم و قدرت مراد ہے یا عرش یا وہ جو عرش کے نیچے اور ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اور ممکن ہے کہ یہ وہی ہو جو فلک البروج کے نام سے مشہور ہے ف۵۳۱ اس آیت میں الٰہیات کے اعلیٰ مسائل کا بیان ہے اور اس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے الٰہیت میں واحد ہے حیات کے ساتھ متصف ہے واجب الوجود اپنے ماسوا کا موجد ہے تحیز و حلول سے منزّہ اور تغیر اور فتور سے مبرّا ہے نہ کسی کو اس سے مشابہت نہ عوارض مخلوق کو اس تک رسائی ملک و ملکوت کا مالک اصول و فروع کا مبدع قوی گرفت والا جس کے حضور سوائے ماذون کے کوئی شفاعت کے لیے لب نہ ہلا سکے تمام اشیاء کا جاننے والا جلی کا بھی اور خفی کا بھی کلی کا بھی اور جزئی کا بھی واسع الملک و القدرۃ ادراک و وہم و فہم سے برتر و بالا۔

ف۵۳۲ صفات الٰہیہ کے بعد لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ فرمانے میں یہ اشعار ہے کہ اب عاقل کے لیے قبولِ حق میں تامل کی کوئی وجہ باقی نہ رہی ف۵۳۳ اس میں اشارہ ہے کہ کافر کے لیے اوّل اپنے کفر سے توبہ و بیزاری ضروری ہے اس کے بعد ایمان لانا صحیح ہوتا ہے۔

ف۵۳۴ کفر و ضلالت کی ایمان و ہدایت کی روشنی اور۔

ف۵۳۵ غرور و تکبر پر ف۵۳۶ اور تمام زمین کی سلطنت عطا فرمائی اُس پر اس نے بجائے شکر و طاعت کے تکبر و تجبر کیا اور ربوبیت کا دعوٰی کرنے لگا اس کا نام نمرود بن کنعان تھا سب سے پہلے سر پر تاج رکھنے والا یہی ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس کو خدا پرستی کی دعوت دی خواہ آگ میں ڈالے جانے سے قبل یا اُس کے بعد تو وہ کہنے لگا کہ تمہارا رب کون ہے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو۔

ف۵۳۷ یعنی اجسام میں موت و حیات پیدا کرتا ہے ایک خدا ناشناس کے لیے یہ بہترین ہدایت تھی اور اس میں بتایا گیا تھا کہ خود تیری زندگی اس کے وجود کی شاہد ہے کہ تو ایک بے جان نطفہ تھا جس نے اس کو انسانی صورت دی اور حیات عطا فرمائی وہ رب ہے اور زندگی کے بعد پھر زندہ اجسام کو جو موت دیتا ہے وہ پروردگار ہے اُس کی قدرت کی شہادت خود تیری اپنی موت و حیات میں موجود ہے اُس کے وجود سے بے خبر رہنا کمال جہالت و سفاہت اور انتہائی بدنصیبی ہے یہ دلیل ایسی زبردست تھی کہ اس کا جواب نمرود سے نہ بن پڑا اور اس خیال سے کہ مجمع کے سامنے اُس کو لاجواب اور شرمندہ ہونا پڑتا ہے اس نے کج بحثی اختیار کی۔

ف۵۳۸ نمرود نے دو شخصوں کو بلایا ان میں سے ایک کو قتل کیا ایک کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا میں بھی جِلاتا مارتا ہوں یعنی کسی کو گرفتار کر کے چھوڑ دینا اُس کو جِلانا ہے یہ اُس کی نہایت احمقانہ بات تھی کہاں قتل کرنا اور چھوڑنا اور کہاں موت و حیات پیدا کرنا قتل کیے ہوئے شخص کو زندہ کرنے سے عاجز رہنا اور بجائے اُس کے زندہ کے چھوڑنے کو جِلانا کہنا ہی اُس کی ذلت کے لیے کافی تھا عقلاً پر اسی سے ظاہر ہوگیا کہ جو حجت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قائم فرمائی وہ قاطع ہے اور اُس کا جواب ممکن نہیں لیکن چونکہ نمرود کے جواب میں شانِ دعوٰی پیدا ہوگئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس پر مناظرانہ گرفت فرمائی کہ موت و حیات کا پیدا کرنا تو تیرے مقدور میں نہیں اے ربوبیت کے جھوٹے مدعی تو اس سے سہل کام ہی کر دکھا۔ جو ایک متحرک جسم کی حرکت کا بدلنا ہے ف۵۳۹ یہ بھی نہ کر سکے تو ربوبیت کا دعوٰی کس منہ سے کرتا ہے مسئلہ اس آیت سے علمِ کلام میں مناظرہ کرنے کا ثبوت ہوتا ہے۔

عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ

بستی پر ف۵۴۰ اور وہ ڈھی پڑی تھی اپنی چھتوں پر ف۵۴۱ بولا اسے کیونکر جلائے گا اللہ اس

اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ

کی موت کے بعد تو اللہ نے اسے مُردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا فرمایا تو یہاں کتنا

لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ

ٹھہرا عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم فرمایا نہیں تجھے سو برس گزر گئے

عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى

اور اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بُو نہ لایا اور اپنے گدھے کو دیکھ کہ جس

حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ

کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں اور یہ اس لیے کہ تجھے ہم لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کیونکر ہم انھیں

نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ

اُٹھان دیتے پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ معاملہ اُس پر ظاہر ہو گیا بولا میں خوب جانتا ہوں

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٥٩﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ

کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اور جب عرض کی ابراہیم نے ف۵۴۲ اے رب میرے مجھے دکھادے

الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ

تو کیونکر مُردے جلائیگا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں ف۵۴۳ عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے ف۵۴۴

قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى

فرمایا تو اچھا چار پرندے لیکر اپنے ساتھ ہلالے ف۵۴۵ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر

كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ

پہاڑ پر رکھ دے پھر انھیں بُلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے ف۵۴۶ اور

اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦٠﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ

جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے ان کی کہاوت جو اپنے مال کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۵۴۷

ف۵۴۰ بقول اکثر یہ واقعہ حضرت عزیر علیہ السلام کا ہے اور بستی سے بیت المقدس مُراد ہے جب بخت نصر بادشاہ نے بیت المقدس کو ویران کیا اور بنی اسرائیل کو قتل کیا گرفتار کیا تباہ کر ڈالا پھر حضرت عزیر علیہ السلام وہاں گزرے آپ کے ساتھ ایک برتن کھجور اور ایک پیالہ انگور کا رس تھا اور آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے تمام بستی میں پھرے کسی شخص کو وہاں نہ پایا بستی کی عمارتوں کو منہدم دیکھا تو آپ نے براہ تعجب کہا اَنّٰی یُحۡیٖ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعۡدَ مَوۡتِھَا اور آپ نے اپنی سواری کے حمار کو وہاں باندھ دیا اور آپ نے آرام فرمایا اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی گئی اور گدھا بھی مر گیا یہ صبح کے وقت کا واقعہ ہے اس سے ستر برس بعد اللہ تعالیٰ نے شاہان فارس میں سے ایک بادشاہ کو مسلط کیا اور وہ اپنی فوجیں لے کر بیت المقدس پہنچا اور اس کو پہلے سے بھی بہتر طریقہ پر آباد کیا اور بنی اسرائیل میں سے جو لوگ باقی رہے تھے اللہ تعالیٰ انھیں پھر یہاں لایا اور وہ بیت المقدس اور اس کے نواح میں آباد ہوئے اور اُن کی تعداد بڑھتی رہی اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا جب آپ کی وفات کو سو برس گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ کیا پہلے آنکھوں میں جان آئی ابھی تک تمام جسم مُردہ تھا وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا یہ واقعہ شام کے وقت غروب آفتاب کے قریب ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم یہاں کتنے ٹھہرے آپ نے اندازہ سے عرض کیا کہ ایک دن یا کچھ کم آپ کا خیال یہ ہوا کہ یہ اُسی دن کی شام ہے جس کی صبح کو سوئے تھے فرمایا بلکہ تم سو برس ٹھہرے اپنے کھانے اور پانی یعنی کھجور اور انگور کے رس کو دیکھیے کہ ویسا ہی ہے اس میں بو تک نہ آئی اور اپنے گدھے کو دیکھیے دیکھا تو وہ مر گیا تھا گل گیا اعضا بکھر گئے تھے ہڈیاں سفید چمک رہی تھیں آپ کی نگاہ کے سامنے اس کے اجزاء جمع ہوئے اعضاء اپنے اپنے موقع پر آئے ہڈیوں پر گوشت چڑھا گوشت پر کھال آئی بال نکلے پھر اس میں رُوح پھونکی وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور آواز کرنے لگا آپ نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ کیا اور فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے پھر آپ اپنی اس سواری پر سوار ہو کر اپنے محلہ میں تشریف لائے سر اقدس اور ریش مبارک کے بال سفید تھے عمر وہی چالیس سال کی تھی کوئی آپ کو نہ پہچانتا تھا اندازے سے اپنے مکان پر پہنچے ایک ضعیف بڑھیا ملی جس کے پاؤں رہ گئے تھے اور نابینا ہو گئی تھی آپ کے گھر کی باندی تھی اور اس نے آپ کو دیکھا تھا آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ عزیر کا مکان ہے اس نے کہا ہاں اور عزیر کہاں، انھیں مفقود ہوئے سو برس گزر گئے یہ کہہ کر خوب روئی آپ نے فرمایا میں عزیر ہوں اس نے کہا سبحان اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے سو برس مردہ رکھا، پھر زندہ کیا اس نے کہا حضرت عزیر مستجاب الدعوات تھے جو دعا کرتے قبول ہوتی آپ دعا کیجیے کہ میں بینا ہو جاؤں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھوں آپ نے دُعا فرمائی وہ بینا ہوئی آپ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اُٹھ خدا کے حکم سے یہ فرماتے ہی اس کے مارے ہوئے پاؤں درست ہو گئے اس نے آپکو دیکھ کر پہچانا اور کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ بیشک حضرت عزیر ہیں وہ آپ کو بنی اسرائیل کے محلہ میں لے گئی وہاں ایک مجلس میں آپ کے فرزند تھے جن کی عمر ایک سو اٹھارہ سال کی ہو چکی تھی اور آپکے پوتے بھی تھے جو بوڑھے ہو چکے تھے بڑھیا نے مجلس میں پکارا کہ یہ حضرت عزیر تشریف لے آئے اہل مجلس نے اس کو جھٹلایا اس نے کہا مجھے دیکھو آپ کی دُعا سے میری یہ حالت ہو گئی لوگ اُٹھے اور آپکے پاس آئے آپ کے فرزند نے کہا کہ میرے والد صاحب کے شانوں کے درمیان سیاہ بالوں کا ایک ہلال تھا جسم مبارک کھول کر دکھایا گیا تو وہ موجود تھا اس زمانہ میں توریت کا کوئی نسخہ نہ رہا تھا کوئی اُسے جاننے والا موجود نہ تھا آپ نے تمام توریت حفظ پڑھ دی ایک شخص نے کہا کہ مجھے اپنے والد سے معلوم ہوا کہ بخت نصر کی ستم انگیزیوں کے بعد گرفتاری کے زمانہ میں میرے دادا نے توریت ایک جگہ دفن کر دی تھی اس کا پتہ مجھے معلوم ہے اس پتہ پر جستجو کر کے توریت کا وہ مدفون نسخہ نکالا گیا اور حضرت عزیر علیہ السلام نے اپنی یاد سے جو توریت لکھائی تھی اس سے مقابلہ کیا گیا تو ایک حرف کا فرق نہ تھا (جمل)، ف۵۴۱ کہ پہلے چھتیں گریں پھر ان پر دیواریں آپڑیں ف۵۴۲ مفسرین نے لکھا ہے کہ سمندر کے کنارے ایک آدمی مرا پڑا تھا جوار بھاٹے میں سمندر کا پانی چڑھتا اترتا رہتا ہے جب پانی چڑھتا تو مچھلیاں اس لاش کو کھاتیں جب اُتر جاتا تو جنگل کے درندے کھاتے جب درندے جاتے تو پرند کھاتے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کو شوق ہوا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ مُردے کس طرح زندہ کیے جائیں گے آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا یارب مجھے یقین ہے کہ تو مُردوں کو زندہ فرمائے گا اور ان کے اجزا دریائی

ع ۳۵ / ۳

جانوروں اور درندوں کے پیٹ اور پرندوں کے پوٹوں سے جمع فرمائے گا لیکن میں یہ عجیب منظر دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل کیا ملک الموت حضرت رب العزت سے اذن لے کر آپ کو یہ بشارت سنانے آئے آپ نے بشارت سن کر اللہ کی حمد کی اور ملک الموت سے فرمایا کہ اس خلت کی علامت کیا ہے انھوں نے عرض کیا یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا قبول فرمائے اور آپ کے سوال پر مُردے زندہ کرے تب آپ نے یہ دعا کی (خازن)، ف۵۴۳ اللہ تعالیٰ عالم غیب و شہادت ہے اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کمال ایمان و یقین کا علم ہے باوجود اس کے یہ سوال فرمانا کہ کیا تجھے یقین نہیں اس لیے ہے کہ سامعین کو سوال کا مقصد معلوم ہو جائے اور وہ جان لیں کہ یہ سوال کسی شک و شبہہ کی بنا پر نہ تھا (بیضاوی و جمل وغیرہ)، ف۵۴۴

اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ

اس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں ف۵۴۸ ہر بال میں سو دانے

حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِیْنَ

ف۵۴۹ اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے وہ جو اپنے

یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا

مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۵۵۰ پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں

مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ

نہ تکلیف دیں ف۵۵۱ اُن کا نیگ اُن کے رب کے پاس ہے اور اُنھیں نہ کچھ اندیشہ ہو

وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ

نہ کچھ غم اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا ف۵۵۲ اس خیرات

صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ﴿۲۶۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو ف۵۵۳ اور اللہ بے پروا حلم والا ہے اے ایمان

اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِیْ یُنْفِقُ

والو اپنے صدقے باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر ف۵۵۴ اس کی طرح جو

مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ

اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ

کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اُسے نرا پتھر کر

لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ

چھوڑا ف۵۵۵ اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں

الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۶۴﴾ وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ

دیتا اور ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے

اور انتظار کی بے چینی رفع ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا معنیٰ یہ ہیں کہ اس علامت سے میرے دل کو تسکین ہو جائے کہ تو نے مجھے اپنا خلیل بنایا۔ ف۵۴۵ تاکہ اچھی طرح شناخت ہو جائے۔

ف۵۴۶ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرند لیے مور، مرغ، کبوتر کوّا۔ انھیں بحکم الٰہی ذبح کیا ان کے پر اکھاڑے اور قیمہ کر کے ان کے اجزاء باہم خلط کر دیئے اور اس مجموعہ کے کئی حصّہ کیے ایک ایک حصّہ ایک ایک پہاڑ پر رکھا اور سر سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے۔ پھر فرمایا چلے آؤ حکم الٰہی سے یہ فرماتے ہی وہ اجزاء اڑے اور ہر ہر جانور کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے اور پرندوں کی شکلیں بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے سروں سے مل کر بعینہٖ پہلے کی طرح مکمل ہو کر اڑ گئے سبحان اللہ۔

ف۵۴۷ خواہ خرچ کرنا واجب ہو یا نفل تمام ابواب خیر کو عام ہے خواہ کسی طالب علم کو کتاب خرید کر دی جائے یا کوئی شفا خانہ بنا دیا جائے یا اموات کے ایصال ثواب کے لیے تیجہ دسویں بیسویں چالیسویں کے طریقہ پر مساکین کو کھانا کھلایا جائے۔ ف۵۴۸ اُگانے والا حقیقت میں اللہ ہی ہے دانہ کی طرف اس کی نسبت مجازی ہے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اسنادِ مجازی جائز ہے جبکہ اسناد کرنے والا غیر خدا کو مستقل فی التصرف اعتقاد نہ کرتا ہو اسی لیے یہ کہنا جائز ہے کہ یہ دوا نافع ہے، یہ مُضر ہے، یہ درد کی دافع ہے ماں باپ نے پالا عالم نے گمراہی سے بچایا بزرگوں نے حاجت روائی کی وغیرہ سب میں اسنادِ مجازی ہے اور مسلمان کے اعتقاد میں فاعل حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے باقی سب وسائل۔

ف۵۴۹ تو ایک دانہ کے سات سو دانہ ہو گئے اسی طرح راہ خدا میں خرچ کرنے سے سات سو گنا اجر ہو جاتا ہے ف۵۵۰ شانِ نزول یہ آیت حضرت عثمانِ غنی و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقعہ پر لشکرِ اسلام کیلئے ایک ہزار اونٹ مع سامان پیش کیے اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم صدقہ کے بارگاہِ رسالت میں حاضر کیے اور عرض کیا کہ میرے پاس کل آٹھ ہزار درہم تھے نصف میں نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے رکھ لیے اور نصف راہِ خدا میں حاضر ہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم نے دیئے اور جو تم نے رکھے اللہ تعالیٰ دونوں میں برکت فرمائے ف۵۵۱ احسان رکھنا تو یہ کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کیے اور اس کو مکدّر کریں اور تکلیف دینا یہ کہ اُس کو عار دلائیں کہ تو نادار تھا مفلس تھا مجبور تھا نکما تھا ہم نے تیری خبرگیری کی یا اور طرح دباؤ دیں یہ ممنوع فرمایا گیا ف۵۵۲ یعنی اگر سائل کو کچھ نہ دیا جائے تو اس سے اچھی بات کہنا اور خوش خلقی کے ساتھ جواب دینا جو اس کو ناگوار نہ گزرے اور اگر وہ سوال میں اصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اس سے درگزر کرنا ف۵۵۳ عار دلا کر یا احسان جتا کر یا اور کوئی تکلیف پہنچا کر ف۵۵۴ یعنی جس طرح منافق کو رضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی وہ اپنا مال ریاکاری کے لیے خرچ کر کے ضائع کر دیتا ہے اس طرح تم احسان جتا کر اور ایذا دے کر اپنے صدقات کا اجر ضائع نہ کرو ف۵۵۵ یہ منافق ریاکار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دور ہو جاتی ہے خالی پتھر رہ جاتا ہے یہی حال منافق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روزِ قیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیونکہ رضائے الٰہی کے لیے نہ تھے۔

اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ

ہیں اور اپنے دل جمانے کو ف۵۵۶ اس باغ کی سی ہے جو بھوڑ پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا

فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا

تو دونے میوے لایا پھر اگر زور کا مینہ اُسے نہ پہنچے تو اوس کافی ہے ف۵۵۷ اور اللہ تمھارے

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ

کام دیکھ رہا ہے ف۵۵۸ کیا تم میں کوئی اُسے پسند رکھے گا ف۵۵۹ کہ اس کے پاس ایک باغ

نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ

ہو کھجوروں اور انگوروں کا ف۵۶۰ جس کے نیچے ندیاں بہتیں اس کے لیے اس میں ہر قسم کے پھلوں سے ہے

الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ

ف۵۶۱ اور اسے بڑھاپا آیا ف۵۶۲ اور اس کے ناتواں بچے ہیں ف۵۶۳ تو آیا اس پر ایک

اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ

بگولا جس میں آگ تھی تو جل گیا ف۵۶۴ ایسا ہی بیان کرتا ہے اللہ تم سے اپنی آیتیں

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

کہ کہیں تم دھیان لگاؤ ف۵۶۵ اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۗ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ

کچھ دو ف۵۶۶ اور اس میں سے جو ہم نے تمھارے لیے زمین سے نکالا ف۵۶۷ اور خاص ناقص کا ارادہ

مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۗ وَاعْلَمُوْۤا

نہ کرو کہ دو تو اس میں سے ف۵۶۸ اور تمھیں ملے تو نہ لوگے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو

اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ

کہ اللہ بے پروا سراہا گیا ہے شیطان تمھیں اندیشہ دلاتا ہے ف۵۶۹ محتاجی کا اور حکم دیتا ہے

بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

بے حیائی کا ف۵۷۰ اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے بخشش اور فضل کا ف۵۷۱ اور اللہ وسعت والا

منزل ۱

ف۵۵۶ راہ خدا میں خرچ کرنے پر ف۵۵۷ یہ مؤمن مخلص کے اعمال کی ایک مثال ہے کہ جس طرح بلند خطہ کی بہتر زمین کا باغ ہر حال میں خوب پھلتا ہے خواہ بارش کم ہو یا زیادہ ایسے ہی با اخلاص مومن کا صدقہ اور انفاق خواہ کم ہو یا زیادہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا ہے۔

ف۵۵۸ اور تمھاری نیت و اخلاص کو جانتا ہے۔

ف۵۵۹ یعنی کوئی پسند نہ کرے گا کیونکہ یہ بات کسی عاقل کے گوارا کرنے کے قابل نہیں ہے ف۵۶۰ اگرچہ اس باغ میں اور بھی قسم قسم کے درخت ہوں مگر کھجور اور انگور کا ذکر اس لیے کیا کہ یہ نفیس میوے ہیں۔

ف۵۶۱ یعنی وہ باغ فرحت انگیز و دلکشا بھی ہے اور نافع اور عمدہ جائداد بھی ف۵۶۲ جو حاجت کا وقت ہوتا ہے اور آدمی کسب و معاش کے قابل نہیں رہتا ف۵۶۳ جو کمانے کے قابل نہیں اور ان کی پرورش کی حاجت ہے غرض وقت نہایت شدت حاجت کا ہے اور دار و مدار صرف باغ پر اور باغ بھی نہایت عمدہ ہے۔

ف۵۶۴ وہ باغ تو اس وقت اس کے رنج و غم اور حسرت و یاس کی کیا انتہا ہے یہی حال اُس کا ہے جس نے اعمال حسنہ تو کیے ہوں مگر رضائے الٰہی کے لیے نہیں بلکہ ریا کی غرض سے اور وہ اس گمان میں ہو کہ میرے پاس نیکیوں کا ذخیرہ ہے مگر جب شدت حاجت کا وقت یعنی قیامت کا دن آئے تو اللہ تعالیٰ ان اعمال کو نامقبول کر دے اس وقت اس کو کتنا رنج اور کتنی حسرت ہوگی ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ آپ کے علم میں یہ آیت کس باب میں نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ مثال ہے ایک دولت مند شخص کے لیے جو نیک عمل کرتا ہو پھر شیطان کے اغوا سے گمراہ ہو کر اپنی تمام نیکیوں کو ضائع کر دے (مدارک و خازن)

ع ۳۶ / ۴

ف۵۶۵ اور سمجھو کہ دنیا فانی اور عاقبت آنی ہے۔

ف۵۶۶ مسئلہ اس سے کسب کی اباحت اور اموال تجارت میں زکوٰۃ ثابت ہوتی ہے (خازن و مدارک) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آیت صدقہ نافلہ و فرضیہ دونوں کو عام ہو (تفسیر احمدی)

ف۵۶۷ خواہ وہ غلے ہوں یا پھل یا معادن وغیرہ۔

ف۵۶۸ شان نزول بعض لوگ خراب مال صدقہ میں دیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی مسئلہ مصدق یعنی صدقہ وصول کرنے والے کو چاہئے کہ وہ متوسط مال لے نہ بالکل خراب نہ سب سے اعلیٰ ف۵۶۹ اگر خرچ کرو گے صدقہ دو گے تو نادار ہو جاؤ گے۔

ف۵۷۰ یعنی بخل کا اور زکوٰۃ و صدقہ نہ دینے کا اس آیت میں یہ لطیفہ ہے کہ شیطان کسی طرح بخل کی خوبی ذہن نشین نہیں کر سکتا اس لیے وہ یہی کرتا ہے کہ خرچ کرنے سے ناداری کا اندیشہ دلا کر روکے آج کل جو لوگ خیرات روکنے پر مصر ہیں وہ بھی اسی حیلہ سے کام لیتے ہیں ف۵۷۱ صدقہ دینے پر اور خرچ کرنے پر۔

عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ

علم والا ہے اللہ حکمت دیتا ہے ف٥٧٢ جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اُسے بہت

اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ

بھلائی ملی اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے اور تم جو خرچ کرو

مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

ف٥٧٣ یا منّت مانو ف٥٧٤ اللہ کو اس کی خبر ہے ف٥٧٥ اور ظالموں کا کوئی

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا

مددگار نہیں اگر خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو

وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ

دو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے ف٥٧٦ اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

تمہارے کاموں کی خبر ہے اُنھیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں ف٥٧٧ ہاں اللہ راہ

يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا

دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم جو اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے ف٥٧٨ اور تمھیں

تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ

خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی چاہنے کے لیے اور جو مال دو تمھیں پورا ملے گا

اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِىْ

اور نقصان نہ دیے جاؤ گے اُن فقیروں کے لیے جو راہ خدا میں روکے گئے

سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِى الْاَرْضِ ؗ يَحْسَبُهُمُ

ف٥٧٩ زمین میں چل نہیں سکتے ف٥٨٠ نادان اُنھیں

الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ

تونگر سمجھے بچنے کے سبب ف٥٨١ تو اُنھیں اُن کی صورت سے پہچان لیگا ف٥٨٢ لوگوں سے سوال

ف٥٧٢ حکمت سے یا قرآن و حدیث و فقہ کا علم مراد ہے یا تقویٰ یا نبوت (مدارک و خازن) ف٥٧٣ نیکی میں خواہ بدی میں ف٥٧٤ طاعت کی یا گناہ کی نذر عرف میں ہدیہ اور پیشکش کو کہتے ہیں اور شرع میں نذر عبادت اور قربت مقصودہ ہے اسی لیے اگر کسی نے گناہ کرنے کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوئی نذر خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتی ہے اور یہ جائز ہے کہ اللہ کے لیے نذر کرے اور کسی ولی کے آستانہ کے فقراء کو نذر کے صرف کا محل مقرر کرے مثلاً کسی نے یہ کہا یارب میں نے نذر مانی کہ اگر تو میرا فلاں مقصد پورا کر دے یا فلاں بیمار کو تندرست کر دے تو میں فلاں ولی کے آستانہ کے فقراء کو کھانا کھلاؤں یا وہاں کے خدام کو روپیہ پیسہ دوں یا ان کی مسجد کے لیے تیل یا بوریا حاضر کروں تو یہ نذر جائز ہے (ردالمحتار)

ف٥٧٥ وہ تمھیں اس کا بدلہ دے گا۔

ف٥٧٦ صدقہ خواہ فرض ہو یا نفل جب اخلاص سے اللہ کیلئے دیا جائے اور ریا سے پاک ہو تو خواہ ظاہر کر کے دیں یا چھپا کر دونوں بہتر ہیں مسئلہ لیکن صدقہ فرض کا ظاہر کر کے دینا افضل ہے اور نفل کا چھپا کر مسئلہ اور اگر نفل صدقہ دینے والا دوسروں کو خیرات کی ترغیب دینے کے لیے ظاہر کر کے دے تو یہ اظہار بھی افضل ہے (مدارک)

ف٥٧٧ آپ بشیر و نذیر و داعی بنا کر بھیجے گئے ہیں آپ کا فرض دعوت پر تمام ہو جاتا ہے اس سے زیادہ جہد آپ پر لازم نہیں شانِ نزول قبل اسلام مسلمانوں کی یہود سے رشتہ داریاں تھیں اس وجہ سے وہ ان کے ساتھ سلوک کیا کرتے تھے مسلمان ہونے کے بعد اُنھیں یہود کے ساتھ سلوک کرنا ناگوار ہونے لگا اور اُنھوں نے اس لیے ہاتھ روکنا چاہا کہ ان کے اس طرز عمل سے یہود اسلام کی طرف مائل ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف٥٧٨ تو دوسروں پر اس کا احسان نہ جتاؤ۔

ف٥٧٩ یعنی صدقاتِ مذکورہ جو آیۂ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ میں ذکر ہوئے اُن کا بہترین مصرف وہ فقراء ہیں جنھوں نے اپنے نفوس کو جہاد و طاعتِ الٰہی پر روکا شانِ نزول یہ آیت اہلِ صُفہ کے حق میں نازل ہوئی ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے نہ یہاں ان کا مکان تھا نہ قبیلہ نہ کنبہ نہ ان حضرات نے شادی کی تھی ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے رات میں قرآن کریم سیکھنا دن میں جہاد کے کام میں رہنا آیت میں ان کے بعض اوصاف کا بیان ہے۔

ف٥٨٠ کیونکہ اُنھیں دینی کاموں سے اتنی فرصت نہیں کہ وہ چل پھر کر کسبِ معاش کر سکیں۔

ف٥٨١ یعنی چونکہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتے اس لیے ناواقف لوگ اُنھیں مالدار خیال کرتے ہیں ف٥٨٢ کہ مزاج میں تواضع و انکسار ہے چہروں پر ضعف کے آثار ہیں بھوک سے رنگ زرد پڑ گئے ہیں۔

الناس الحافا ۭ وما تنفقوا من خير فان اللہ بہ علیم ﴿۲۷۳﴾

نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اُسے جانتا ہے

الذین ینفقون اموالہم بالیل والنہار سرا و علانیۃ

وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ف۵۸۳

فلہم اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ﴿۲۷۴﴾

اُن کے لیے اُن کا نیگ ہے اُن کے رب کے پاس اُن کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم

الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی

وہ جو سُود کھاتے ہیں ف۵۸۴ قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ

یتخبطہ الشیطن من المس ۭ ذلک بانہم قالوا انما البیع

جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو ف۵۸۵ یہ اس لیے کہ انھوں نے کہا بیع بھی تو سُود ہی کے

مثل الربوا ۘ واحل اللہ البیع وحرم الربوا ۭ فمن جاءہ

مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سُود تو جسے اس کے رب کے

موعظۃ من ربہ فانتہی فلہ ما سلف ۭ وامرہ الی اللہ ۭ

پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا ف۵۸۶ اور اُس کا کام خدا کے سپرد ہے

ومن عاد فاولئک اصحب النار ۚ ہم فیہا خلدون ﴿۲۷۵﴾

ف۵۸۷ اور جو اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اُس میں مدّتوں رہیں گے ف۵۸۸

یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقت ۭ واللہ لا یحب کل

اللہ ہلاک کرتا ہے سُود کو ف۵۸۹ اور بڑھاتا ہے خیرات کو ف۵۹۰ اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی

کفار اثیم ﴿۲۷۶﴾ ان الذین امنوا وعملوا الصلحت واقاموا

ناشکرا بڑا گناہگار بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور نماز قائم

الصلوۃ واتوا الزکوۃ لہم اجرہم عند ربہم ۚ ولا خوف

کی اور زکوٰۃ دی اُن کا نیگ اُن کے رب کے پاس ہے اور نہ اُنھیں کچھ اندیشہ

ف۵۸۳ یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا نہایت شوق رکھتے ہیں اور ہر حال میں خرچ کرتے رہتے ہیں شانِ نزول یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب کہ آپ نے راہِ خدا میں چالیس ہزار دینار خرچ کیئے تھے دس ہزار رات میں اور دس ہزار دن میں اور دس ہزار پوشیدہ اور دس ہزار ظاہر ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حق میں نازل ہوئی، جبکہ آپ کے پاس فقط چار درہم تھے اور کچھ نہ تھا۔ آپ نے ان چاروں کو خیرات کر دیا ایک رات میں ایک دن میں ایک کو پوشیدہ ایک کو ظاہر فائدہ آیتِ کریمہ میں نفقۂ لیل کو نفقۂ نہار پر اور نفقۂ سر کو نفقۂ علانیہ پر مقدم فرمایا گیا اس میں اشارہ ہے کہ چھپا کر دینا ظاہر کر کے دینے سے افضل ہے۔

ف۵۸۴ اس آیت میں سُود کی حرمت اور سُود خواروں کی شامت کا بیان ہے سُود کو حرام فرمانے میں بہت حکمتیں ہیں بعض ان میں سے یہ ہیں کہ سُود میں جو زیادتی لی جاتی ہے اور وہ معاوضہ مالیہ میں ایک مقدار مال کا بغیر بدل و عوض کے لینا ہے یہ صریح ناانصافی ہے دوم سُود کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے کہ سُود خوار کو بے محنت مال کا حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی معاشرت کو ضرر پہنچاتی ہے سوم سُود کے رواج سے باہمی مودت کے سلوک کو نقصان پہنچتا ہے کہ جب آدمی سُود کا عادی ہوا تو وہ کسی کو قرضِ حسن سے امداد پہنچانا گوارا نہیں کرتا۔ چہارم سُود سے انسان کی طبیعت میں درندوں سے زیادہ بے رحمی پیدا ہوتی ہے اور سُود خوار اپنے مدیون کی تباہی و بربادی کا خواہشمند رہتا ہے اس کے علاوہ بھی سُود میں اور بڑے بڑے نقصان ہیں اور شریعت کی ممانعت عین حکمت ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سُود خوار اور اس کے کارپرداز اور سُودی دستاویز کے کاتب اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا وہ سب گناہ میں برابر ہیں۔

ف۵۸۵ معنی یہ ہیں کہ جس طرح آسیب زدہ سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا گرتا پڑتا چلتا ہے قیامت کے روز سُود خوار کا ایسا ہی حال ہو گا کہ سُود سے اس کا پیٹ بہت بھاری اور بوجھل ہو جائے گا اور وہ اسکے بوجھ سے گر گر پڑے گا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ علامت اُس سُود خوار کی ہے جو سُود کو حلال جانے

ف۵۸۶ یعنی حرمت نازل ہونے سے قبل جو لیا اس میں مواخذہ نہیں

ف۵۸۷ جو چاہے امر فرمائے جو چاہے ممنوع و حرام کرے بندے پر اُس کی اطاعت لازم ہے۔

ف۵۸۸ مسئلہ جو سُود کو حلال جانے وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیونکہ ہر ایک حرام قطعی کا حلال جاننے والا کافر ہے۔

ف۵۸۹ اور اس کو برکت سے محروم کرتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے نہ صدقہ قبول کرے نہ حج نہ جہاد نہ صلہ ف۵۹۰ اُس کو زیادہ کرتا ہے اور اُس میں برکت فرماتا ہے دنیا میں اور آخرت میں اس کا اجر و ثواب بڑھاتا ہے۔

عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿٢٧٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوۡا

ہو نہ کچھ غم اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ

مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا

دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو ف۵۹۱ پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین

فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ۚ وَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَلَـكُمۡ رُءُوۡسُ

کر لو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا ف۵۹۲ اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال

اَمۡوَالِكُمۡ ۚ لَا تَظۡلِمُوۡنَ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ ﴿٢٧٩﴾ وَاِنۡ كَانَ ذُوۡ عُسۡرَةٍ

لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ ف۵۹۳ نہ تمھیں نقصان ہو ف۵۹۴ اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو

فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيۡسَرَةٍ ؕ وَاَنۡ تَصَدَّقُوۡا خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ

اُسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمھارے لیے اور بھلا ہے اگر

تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا تُرۡجَعُوۡنَ فِيۡهِ اِلَى اللّٰهِ ۖ ثُمَّ تُوَفّٰى

جانو ف۵۹۵ اور ڈرو اُس دن سے جس میں اللہ کی طرف سے پھرو گے اور ہر جان کو

كُلُّ نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿٢٨١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا

اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور اُن پر ظلم نہ ہوگا ف۵۹۶ اے ایمان والو جب تم ایک مقرر

اِذَا تَدَايَنۡتُمۡ بِدَيۡنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكۡتُبُوۡهُ ؕ وَلۡيَكۡتُبْ

مدت تک کسی دَین کا لین دین کرو ف۵۹۷ تو اُسے لکھ لو ف۵۹۸ اور چاہیے کہ تمھارے

بَّيۡنَكُمۡ كَاتِبٌ ۢ بِالۡعَدۡلِ ۖ وَلَا يَاۡبَ كَاتِبٌ اَنۡ يَّكۡتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ

درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے ف۵۹۹ اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اُسے

اللّٰهُ فَلۡيَكۡتُبۡ ۚ وَلۡيُمۡلِلِ الَّذِىۡ عَلَيۡهِ الۡحَـقُّ وَلۡيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَ

اللہ نے سکھایا ہے ف۶۰۰ اور اُسے لکھ دینا چاہیے اور جس پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے

لَا يَبۡخَسۡ مِنۡهُ شَيۡـئًا ؕ فَاِنۡ كَانَ الَّذِىۡ عَلَيۡهِ الۡحَـقُّ سَفِيۡهًا اَوۡ

جو اُس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا

ف۵۹۱ شانِ نزول یہ آیت اُن اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو سود کی حرمت نازل ہونے سے قبل سودی لین دین کرتے تھے اور اُن کی گراں قدر سودی رقمیں دوسروں کے ذمہ باقی تھیں اس میں حکم دیا گیا کہ سود کی حرمت نازل ہونے کے بعد سابق کے مطالبہ بھی واجب الترک ہیں اور پہلا مقرر کیا ہوا سود بھی اب لینا جائز نہیں۔

ف۵۹۲ یہ وعید و تہدید میں مبالغہ و تشدید ہے کسی کی مجال کہ اللہ اور اُس کے رسول سے لڑائی کا تصور بھی کرے چنانچہ ان اصحاب نے اپنے سودی مطالبہ چھوڑے اور یہ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی ہمیں کیا تاب اور تائب ہوئے۔

ف۵۹۳ زیادہ لے کر۔ ف۵۹۴ راس المال گھٹا کر۔

ف۵۹۵ قرض دار اگر تنگ دست یا نادار ہو تو اُس کو مہلت دینا یا قرض کا جزو یا کل معاف کر دینا سبب اجرِ عظیم ہے مسلم شریف کی حدیث ہے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کیا اللہ تعالیٰ اُس کو اپنا سایۂ رحمت عطا فرمائے گا جس روز اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

ف۵۹۶ یعنی نہ اُن کی نیکیاں گھٹائی جائیں نہ بدیاں بڑھائی جائیں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ سب سے آخر آیت ہے جو حضور پر نازل ہوئی اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکیس روز دنیا میں تشریف فرما رہے اور ایک قول میں نو شب اور ایک میں سات لیکن شعبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ سب سے آخر آیت ربوٰ نازل ہوئی۔

۳۸ ع ۸ ۶

ف۵۹۷ خواہ وہ دین مبیع ہو یا ثمن حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے بیع سلم مراد ہے بیع سلم یہ ہے کہ کسی چیز کو پیشگی قیمت لے کر فروخت کیا جائے اور مبیع مشتری کو سپرد کرنے کے لیے ایک مدت معین کر لی جائے اس بیع کے جواز کے لیے جنس، نوع، صفت، مقدار مدت اور مکان ادا اور مقدار راس المال ان چیزوں کا معلوم ہونا شرط ہے۔

ف۵۹۸ یہ لکھنا مستحب ہے فائدہ اس کا یہ ہے کہ بھول چوک اور مدیون کے انکار کا اندیشہ نہیں رہتا۔

ف۵۹۹ اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہ کرے نہ فریقین میں سے کسی کی رو رعایت۔

ف۶۰۰ حاصل معنیٰ یہ کہ کوئی کاتب لکھنے سے منع نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو وثیقہ نویسی کا علم دیا بے تغیر و تبدیل دیانت و امانت کے ساتھ لکھے کتابت ایک قول پر فرض کفایہ ہے اور ایک قول پر فرض عین بشرط فراغ کاتب جس صورت میں اُس کے سوا اور نہ پایا جائے اور ایک قول پر مستحب کیونکہ اس میں مسلمان کی حاجت برآری اور نعمت علم کا شکر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ پہلے یہ کتابت فرض تھی پھر لَا یُضَآرَّ کَاتِبٌ سے منسوخ ہوئی۔

ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ

ناتواں ہو یا لکھا نہ سکے ف۶۰۱ تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ

اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے ف۶۰۲ پھر اگر دو مرد نہ ہوں ف۶۰۳

فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ

تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو ف۶۰۴ کہ کہیں اُن میں ایک عورت بھولے

اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ

تو اس ایک کو دوسری یاد دلادے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے

اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْئَمُوْا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى

سے انکار نہ کریں ف۶۰۵ اور اسے بھاری نہ جانو کہ دَین چھوٹا ہو یا بڑا اس کی

اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا

میعاد تک لکھت کرلو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ

تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ

اس سے قریب ہے کہ تمھیں شبہہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سر دست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪

تم پر گناہ نہیں ف۶۰۶ اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کرلو ف۶۰۷ اور نہ کسی لکھنے والے کو

وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۬ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ

ضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ) ف۶۰۸ اور جو تم ایسا کرو تو یہ تمھارا فسق ہوگا

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ

اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمھیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اگر تم سفر میں ہو

عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ

ف۶۰۹ اور لکھنے والا نہ پاؤ ف۶۱۰ تو گرو ہو قبضہ میں دیا ہوا ف۶۱۱ اور اگر تم میں ایک

منزل ۱

ف۶۰۱ یعنی اگر مدیون مجنون و ناقص العقل یا بچہ یا شیخ فانی ہو گونگا ہونے یا زبان نہ جاننے کی وجہ سے اپنے مدّعا کا بیان نہ کرسکتا ہو ف۶۰۲ گواہ کے لیے حریت و بلوغ مع اسلام شرط ہے کفار کی گواہی صرف کفار پر مقبول ہے ف۶۰۳ مسئلہ تنہا عورتوں کی شہادت جائز نہیں خواہ وہ چار کیوں نہ ہوں مگر جن امور پر مرد مطلع نہیں ہوسکتے جیسے کہ بچہ جاننا باکرہ ہونا اور نسائی عیوب اس میں ایک عورت کی شہادت بھی مقبول ہے مسئلہ حدود و قصاص میں عورتوں کی شہادت بالکل معتبر نہیں صرف مردوں کی شہادت ضروری ہے اس کے سوا اور معاملات میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت بھی مقبول ہے (مدارک و احمدی)

ف۶۰۴ جن کا عادل ہونا تمھیں معلوم ہو اور جن کے صالح ہونے پر تم اعتماد رکھتے ہو۔

ف۶۰۵ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ادائے شہادت فرض ہے جب مدعی گواہوں کو طلب کرے تو انھیں گواہی چھپانا جائز نہیں یہ حکم حدود کے سوا اور امور میں ہے لیکن حدود میں گواہ کو اظہار و اخفا کا اختیار ہے بلکہ اخفاء افضل ہے، حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت میں اُس کی ستاری کرے گا۔ لیکن چوری میں مال لینے کی شہادت دینا واجب ہے تاکہ جس کا مال چوری گیا ہے اس کا حق تلف نہ ہو گواہ اتنی احتیاط کرسکتا ہے کہ چوری کا لفظ نہ کہے گواہی میں یہ کہنے پر اکتفا کرے کہ یہ مال فلاں شخص نے لیا۔

ف۶۰۶ چونکہ اس صورت میں لین دین ہو کر معاملہ ختم ہوگیا اور کوئی اندیشہ باقی نہ رہا نیز ایسی تجارت اور خرید و فروخت بکثرت جاری رہتی ہے اس میں کتابت و اشہاد کی پابندی شاق و گراں ہوگی

ف۶۰۷ یہ مستحب ہے کیونکہ اس میں احتیاط ہے۔

ف۶۰۸ یُضَآرَّ میں دو احتمال ہیں مجہول و معروف ہونے کے قراءۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما اوّل کی اور قراءۃ عمر رضی اللہ عنہ ثانی کی مؤید ہے پہلی تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ اہلِ معاملہ کاتبوں اور گواہوں کو ضرر نہ پہنچائیں اس طرح کہ وہ اگر اپنی ضرورتوں میں مشغول ہوں تو انھیں مجبور کریں اور ان کے کام چھڑائیں یا حق کتابت نہ دیں یا گواہ کو سفر خرچ نہ دیں اگر وہ دوسرے شہر سے آیا ہو دوسری تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ کاتب و شاہد اہلِ معاملہ کو ضرر نہ پہنچائیں اس طرح کہ باوجود فرصت و فراغت کے نہ آئیں یا کتابت میں تحریف و تبدیل زیادتی و کمی کریں۔

ف۶۰۹ اور قرض کی ضرورت پیش آئے۔

ف۶۱۰ اور وثیقہ و دستاویز کی تحریر کا موقعہ نہ ملے تو اطمینان کے لیے۔

ف۶۱۱ یعنی کوئی چیز دائن کے قبضہ میں گروی کے طور پر دے دو۔ مسئلہ یہ مستحب ہے اور حالت سفر میں رہن آیت سے ثابت ہوا اور غیر سفر کی حالت میں حدیث سے ثابت ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں اپنی زرہ مبارک یہودی کے پاس گرو رکھ کر بیس صاع جو لیے مسئلہ اس آیت سے رہن کا جواز اور قبضہ کا شرط ہونا ثابت ہوتا ہے۔

بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ

کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اُس نے امین سمجھا تھا ف۶۱۲ اپنی امانت ادا کردے ف۶۱۳ اور اللہ سے ڈرے

رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَ

جو اس کا رب ہے اور گواہی نہ چھپاؤ ف۶۱۴ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے ف۶۱۵

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿۲۸۳﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْأَرْضِ ۗ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ

زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ ف۶۱۶ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اُس کا حساب

بِهِ اللّٰهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى

لے گا ف۶۱۷ تو جسے چاہے گا بخشے گا ف۶۱۸ اور جسے چاہے گا سزا دے گا ف۶۱۹ اور اللہ ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ

پر قادر ہے رسول ایمان لایا اس پر جو اُس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا

وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ ۚ لَا

اور ایمان والے سب نے مانا ف۶۲۰ اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اس کے رسولوں

نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ

کو ف۶۲۱ یہ کہتے ہوئے کہ ہم اُس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے ف۶۲۲ اور عرض کیا کہ ہم نے سنا اور مانا ف۶۲۳

رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا

تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اُس کی طاقت بھر اُس

مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا

کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اُس کا نقصان ہے جو بُرائی کمائی ف۶۲۴ اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں ف۶۲۵

أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى

یا چُوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا

ف۶۱۲ یعنی مدیون جس کو دائن نے امین سمجھا تھا ف۶۱۳ اس امانت سے دین مراد ہے ف۶۱۴ کیونکہ اس میں صاحب حق کے حق کا ابطال ہے یہ خطاب گواہوں کو ہے کہ وہ جب شہادت کی اقامت و ادا کے لیے طلب کیے جائیں تو حق کو نہ چھپائیں اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب مدیونوں کو ہے کہ وہ اپنے نفس پر شہادت دینے میں تامل نہ کریں ف۶۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث مروی ہے کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور گواہی کو چھپانا ہے ف۶۱۶ بدی ف۶۱۷ انسان کے دل میں دو طرح کے خیالات آتے ہیں ایک بطور وسوسہ کے ان سے دل کا خالی کرنا انسان کی مقدرت میں نہیں لیکن وہ اُن کو بُرا جانتا ہے اور عمل میں لانے کا ارادہ نہیں کرتا اُن کو حدیث نفس اور وسوسہ کہتے ہیں اُس پر مواخذہ نہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کے دلوں میں جو وسوسے گزرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن سے تجاوز فرماتا ہے جب تک وہ اُنھیں عمل میں نہ لائیں یا اُن کے ساتھ کلام نہ کریں یہ وسوسے اُس آیت میں داخل نہیں دوسرے وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور اُن کو عمل میں لانے کا قصد و ارادہ کرتا ہے ان پر مواخذہ ہوگا اور انھیں کا بیان اس آیت میں ہے مسئلہ کفر کا عزم کرنا کفر ہے اور گناہ کا عزم کرکے اگر آدمی اس پر ثابت رہے اور اُس کا قصد و ارادہ رکھے لیکن اس گناہ کو عمل میں لانے کے اسباب اس کو میسر نہ پہنچیں اور مجبوراً وہ اُس کو کر نہ سکے تو جمہور کے نزدیک اس سے مواخذہ کیا جائے گا شیخ ابو منصور ماتریدی اور شمس الائمہ حلوائی اسی طرف گئے ہیں اور اُن کی دلیل آیۂ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ اور حدیث حضرت عائشہ ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ بندہ جس گناہ کا قصد کرتا ہے اگر وہ عمل میں نہ آئے جب بھی اُس پر عقاب کیا جاتا ہے مسئلہ اگر بندے نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر اُس پر نادم ہوا اور استغفار کیا تو اللہ اُس کو معاف فرمائے گا۔

ع ۳۹ ۷

ف۶۱۸ اپنے فضل سے اہل ایمان کو۔

ف۶۱۹ اپنے عدل سے۔

ف۶۲۰ زجاج نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں نماز زکوٰۃ روزے حج کی فرضیت اور طلاق۔ ایلا حیض و جہاد کے احکام اور انبیاء کے واقعات بیان فرمائے تو سورت کے آخر میں یہ ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین نے اس تمام کی تصدیق فرمائی اور قرآن اور اس کے جملہ شرائع و احکام کے منزل من اللہ ہونے کی تصدیق کی۔ ف۶۲۱ یہ اصول و ضروریات ایمان کے چار مرتبے ہیں (۱) اللہ پر ایمان لانا یہ اس طرح کہ اعتقاد و تصدیق کرے کہ اللہ واحد احد ہے اُس کا کوئی شریک و نظیر نہیں اُس کے تمام اسمائے حسنیٰ و صفات علیا پر ایمان لائے اور یقین کرے اور مانے کہ وہ علیم اور ہر شے پر قدیر ہے اور اُس کے علم و قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں (۲) ملائکہ پر ایمان لانا یہ اس طرح پر ہے کہ یقین کرے اور مانے کہ وہ موجود ہیں معصوم ہیں پاک ہیں اللہ کے اور اُس کے رسولوں کے درمیان احکام و پیام کے وسائط ہیں (۳) اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا اس طرح کہ جو کتابیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں اور اپنے رسولوں کے پاس بطریق وحی بھیجیں بے شک و شبہہ سب حق و صدق اور اللہ کی طرف سے ہیں اور قرآن کریم تغیر و تبدیل تحریف سے محفوظ ہے اور محکم و متشابہ پر مشتمل ہے (۴) رسولوں پر ایمان لانا اس طرح پر کہ ایمان لائے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں جنھیں اُس نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا اس کی وحی کے امین ہیں گناہوں سے پاک معصوم ہیں ساری خلق سے افضل ہیں اُن میں بعض حضرات بعض سے افضل ہیں ف۶۲۲ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا بعض پر ایمان لائے بعض کا انکار کیا ف۶۲۳ تیرے حکم و ارشاد کو ف۶۲۴ یعنی ہر جان کو عمل نیک کا اجر و ثواب اور عمل بد کا عذاب و عقاب ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو طریق دعا کی تلقین فرمائی کہ وہ اس طرح اپنے پروردگار سے عرض کریں ف۶۲۵ اور سہو سے تیرے کسی حکم کی تعمیل میں قاصر رہیں۔

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ

تھا اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو

وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَقفة وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَقفة وَارْحَمْنَا ۟ وَقفة اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

ہمیں مدد دے

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ آل عمران مدنی ہے اور اسمیں ؎۱ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں ؎۲ آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا اس نے تم پر سچی کتاب

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾

اُتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور اس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل اُتاری

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۬ اِنَّ الَّذِيْنَ

لوگوں کو راہ دکھاتی اور فیصلہ اُتارا بے شک وہ جو

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو

اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے ؎۳ ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ غالب بدلہ لینے

انْتِقَامٍ ﴿۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا

والا ہے اللہ پر کچھ چھپا نہیں زمین میں نہ

فِي السَّمَآءِ ﴿۵﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ

آسمان میں وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے ؎۴

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا ؎۵ وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اُتاری

؎۱ سورۂ آل عمران مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو آیتیں تین ہزار چار سو اسّی کلمے چودہ ہزار پانچ سو بیس حرف ہیں ؎۲ شانِ نزول مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت وفد نجران کے حق میں نازل ہوئی جو ساٹھ سواروں پر مشتمل تھا اس میں چودہ سردار تھے اور تین اس قوم کے بڑے اکابر و مقتدا ایک عاقب جس کا نام عبدالمسیح تھا یہ شخص امیر قوم تھا اور بغیر اس کی رائے کے نصارٰی کوئی کام نہیں کرتے تھے دوسرا سید جس کا نام ایہم تھا یہ شخص اپنی قوم کا معتمد اعظم اور مالیات کا افسر اعلٰی تھا خورد و نوش اور رسدوں کے تمام انتظامات اُسی کے حکم سے ہوتے تھے تیسرا ابو حارثہ ابن علقمہ تھا یہ شخص نصارٰی کے تمام علماء اور پادریوں کا پیشوائے اعظم تھا سلاطین روم اس کے علم اور اس کی دینی عظمت کے لحاظ سے اس کا اکرام و ادب کرتے تھے یہ تمام لوگ عمدہ اور قیمتی پوشاکیں پہن کر بڑی شان شکوہ سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کرنے کے قصد سے آئے اور مسجد اقدس میں داخل ہوئے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات اس وقت نمازِ عصر ادا فرما رہے تھے ان لوگوں کی نماز کا وقت بھی آگیا اور انھوں نے بھی مسجد شریف ہی میں جانب شرق متوجہ ہو کر نماز شروع کر دی فارغ کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو شروع کی حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا تم اسلام لاؤ کہنے لگے ہم آپ سے پہلے اسلام لا چکے حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا یہ غلط ہے یہ دعوٰی جھوٹا ہے تمہیں اسلام سے تمہارا یہ دعوٰی روکتا ہے کہ اللہ کے اولاد ہے اور تمہاری صلیب پرستی روکتی ہے اور تمہارا خنزیر کھانا روکتا ہے انھوں نے کہا کہ اگر عیسٰی خدا کے بیٹے نہ ہوں تو بتائیے ان کا باپ کون ہے اور سب کے سب بولنے لگے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ بیٹا باپ سے ضرور مشابہ ہوتا ہے انھوں نے اقرار کیا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب حی لا یموت ہے اس کے لیے موت محال ہے اور عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات پر موت آنے والی ہے انھوں نے اس کا بھی اقرار کیا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب بندوں کا کارساز اور ان کا حافظِ حقیقی اور روزی دینے والا ہے انھوں نے کہا ہاں حضور نے فرمایا کیا عیسٰی بھی ایسے ہی ہیں۔ کہنے لگے نہیں فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالٰی پر آسمان و زمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں انھوں نے اقرار کیا حضور نے فرمایا کیا حضرت عیسٰی بغیر تعلیم الٰہی اس میں سے کچھ جانتے ہیں انھوں نے کہا نہیں حضور نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عیسٰی حمل میں رہے پیدا ہونے والوں کی طرح پیدا ہوئے بچوں کی طرح غذا دیئے گئے کھاتے پیتے تھے عوارضِ بشری رکھتے تھے انھوں نے اس کا اقرار کیا حضور نے فرمایا پھر وہ کیسے الٰہ ہو سکتے ہیں جیسا کہ تمہارا گمان ہے اس پر وہ سب ساکت رہ گئے اور ان سے کوئی جواب بن نہ آیا اس پر سورۂ آل عمران کی اوّل سے کچھ اوپر اسّی آیتیں نازل ہوئیں فائدہ صفاتِ الٰہیہ میں حی بمعنی دائم باقی کے ہے یعنی ایسا ہمیشگی رکھنے والا جس کی موت ممکن نہ ہو قیوم وہ ہے جو قائم بالذات ہو اور خلق اپنی دنیوی اور اخروی زندگی میں جو حاجتیں رکھتی ہے اس کی تدبیر فرمائے۔

؎۳ اس میں وفد نجران کے نصرانی بھی داخل ہیں۔

؎۴ مرد، عورت گورا کالا خوبصورت بدشکل وغیرہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا مادۂ پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس روز جمع ہوتا ہے پھر اُتنے ہی دن علقہ یعنی خون بستہ کی شکل میں ہوتا ہے پھر اُتنے ہی دن پارۂ گوشت کی صورت میں رہتا ہے پھر اللہ تعالٰی ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق اس کی عمر اس کے عمل اس کا انجام کار یعنی اس کی سعادت و شقاوت لکھتا ہے پھر اس میں روح ڈالتا ہے تو اس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں آدمی جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں ہاتھ بھر کا یعنی بہت ہی کم فرق رہ جاتا ہے تو کتاب سبقت کرتی ہے اور وہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے اُسی پر اُس کا خاتمہ ہوتا ہے اور داخل جہنم ہوتا ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے پھر کتاب سبقت کرتی ہے اور اس کی زندگی کا نقشہ بدلتا ہے اور وہ جنتیوں کے سے عمل کرنے لگتا ہے اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور داخل جنت ہو جاتا ہے ؎۵ اس میں بھی نصارٰی کا رد ہے جو حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو خدا کا بیٹا کہتے اور ان کی عبادت کرتے تھے۔

مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا

اس کی کچھ آیتیں صاف معنیٰ رکھتی ہیں ف٦ وہ کتاب کی اصل ہیں ف٧ اور دوسری وہ ہیں جن کے معنیٰ میں اشتباہ ہے

الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ

ف٨ وہ جن کے دلوں میں کجی ہے ف٩ وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں ف١٠ گمراہی

الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ

چاہنے ف١١ اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کو ف١٢ اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے ف١٣

وَالرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ

اور پختہ علم والے ف١٤ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے ف١٥ سب ہمارے ربّ کے پاس سے

رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۞٧ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا

ہے ف١٦ اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے ف١٧ اے ربّ ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد

بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ

اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بیشک تو ہے بڑا دینے

الْوَهَّابُ ۞٨ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ

والا اے ربّ ہمارے بیشک تو سب لوگوں کو جمع کرنیوالا ہے ف١٨ اس دن کیلئے جس میں کوئی شبہ نہیں ف١٩ بیشک

اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۞٩ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ

اللہ کا وعدہ نہیں بدلتا ف٢٠ بیشک وہ جو کافر ہوئے ف٢١ ان کے مال اور

اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۞١٠

ان کی اولاد اللہ سے انھیں کچھ نہ بچا سکیں گے اور وہی دوزخ کے ایندھن ہیں

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

جیسے فرعون والوں اور ان سے اگلوں کا طریقہ انھوں نے ہماری آیتیں

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۞١١ قُلْ

جھٹلائیں تو اللہ نے ان کے گناہوں پر ان کو پکڑا اور اللہ کا عذاب سخت۔ فرما دو

ف٦ جس میں کوئی احتمال و اشتباہ نہیں۔

ف٧ کہ احکام میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور حلال و حرام میں انھیں پر عمل۔

ف٨ وہ چند وجوہ کا احتمال رکھتی ہیں ان میں سے کونسی وجہ مراد ہے یہ اللہ ہی جانتا ہے یا جس کو اللہ تعالیٰ اس کا علم دے۔

ف٩ یعنی گمراہ اور بد مذہب لوگ جو ہوائے نفسانی کے پابند ہیں

ف١٠ اور اس کے ظاہر پر حکم کرتے ہیں یا تاویل باطل کرتے ہیں اور یہ نیک نیتی سے نہیں بلکہ (جمل)

ف١١ اور شک و شبہ میں ڈالنے (جمل)

ف١٢ اپنی خواہش کے مطابق باوجودیکہ وہ تاویل کے اہل نہیں۔ (جمل و خازن)

ف١٣ حقیقت میں (جمل) اور اسکے کرم و عطا سے جس کو وہ نوازے

ف١٤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں راسخین فی العلم سے ہوں اور مجاہد سے مروی ہے کہ میں ان میں سے ہوں جو متشابہ کی تاویل جانتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ راسخ فی العلم وہ عالم باعمل ہے جو اپنے علم کا متبع ہو اور ایک قول مفسرین کا یہ ہے کہ راسخ فی العلم وہ ہیں جن میں چار صفتیں ہوں۔ تقویٰ اللہ کا تواضع لوگوں سے زہد دنیا سے مجاہدہ نفس کے ساتھ (خازن)

ف١٥ کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو معنیٰ اس کی مراد ہیں حق ہیں اور اس کا نازل فرمانا حکمت ہے۔

ف١٦ محکم ہو یا متشابہ۔

ف١٧ اور راسخ علم والے کہتے ہیں۔

ف١٨ حساب یا جزا کے واسطے۔

ف١٩ وہ روزِ قیامت ہے۔

ف٢٠ تو جس کے دل میں کجی ہو وہ ہلاک ہوگا اور جو تیرے منت و احسان سے ہدایت پاتے وہ سعید ہوگا نجات پائے گا۔

مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کذب منافی الوہیت ہے لہذا حضرت قدوس قدیر کا کذب محال اور اس کی طرف اس کی نسبت سخت بے ادبی (مدارک و ابو مسعود وغیرہ)

ف٢١ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منحرف ہو کر۔

وقف لازم — وقف منزل — وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ع ٩ — ١

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ
کافروں سے کوئی دم جاتا ہے کہ تم مغلوب ہوگے اور دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے ف۲۲ اور وہ بہت ہی

الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ
بُرا بچھونا۔ بیشک تمہارے لیے نشانی تھی ف۲۳ دو گروہوں میں جو آپس میں بھڑ پڑے ف۲۴ ایک جتھا اللہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ
کی راہ میں لڑتا ف۲۵ اور دوسرا کافر ف۲۶ کہ اُنھیں آنکھوں دیکھا اپنے سے دونا سمجھیں

وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي
اور اللہ اپنی مدد سے زور دیتا ہے جسے چاہتا ہے ف۲۷ بے شک اس میں عقل مندوں کے لیے ضرور دیکھ کر

الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ
سیکھنا ہے لوگوں کے لیے آراستہ کی گئی اُن خواہشوں کی محبت ف۲۸ عورتیں اور بیٹے

وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ
اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان کیے ہوئے گھوڑے

وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ
اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی پونجی ہے ف۲۹ اور اللہ ہے جس کے پاس اچھا

حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا
ٹھکانا ف۳۰ تم فرماؤ کیا میں تمھیں اُس سے ف۳۱ بہتر چیز بتادوں پرہیزگاروں کے لیے

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ
اُن کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں گے اور

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾ ۚ
ستھری بی بیاں ف۳۲ اور اللہ کی خوشنودی ف۳۳ اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ف۳۴

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ
وہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے

ف۲۲ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بدر میں کفار کو رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکست دے کر مدینہ طیبہ واپس ہوئے تو حضور نے یہود کو جمع کر کے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے پہلے اسلام لاؤ کہ تم پر ایسی مصیبت نازل ہو جیسی بدر میں قریش پر ہوئی تم جان چکے ہو میں نبی مرسل ہوں تم اپنی کتاب میں یہ لکھا پاتے ہو اس پر اُنھوں نے کہا کہ قریش تو فنونِ حرب سے ناآشنا ہیں اگر ہم سے مقابلہ ہوا تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور اُنھیں خبر دی گئی کہ وہ مغلوب ہوں گے اور قتل کیے جائیں گے گرفتار کیے جائیں گے ان پر جزیہ مقرر ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز میں چھ سو کی تعداد کو قتل فرمایا اور بہتوں کو گرفتار کیا اور اہلِ خیبر پر جزیہ مقرر فرمایا۔

ف۲۳ اس کے مخاطب یہود ہیں اور بعض کے نزدیک تمام کفار اور بعض کے نزدیک مؤمنین (جمل)

ف۲۴ جنگِ بدر میں۔

ف۲۵ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اُن کی کل تعداد تین سو تیرہ ۳۱۳ تھی ستتر ۷۷ مہاجر اور دو سو چھتیس ۲۳۶ انصار مہاجرین کے صاحب رایت حضرت علی مرتضیٰ تھے اور انصار کے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما اس کل لشکر میں دو گھوڑے ستر اونٹ چھ زرہ آٹھ تلواریں تھیں اور اس واقعہ میں چودہ صحابہ شہید ہوئے چھ مہاجر اور آٹھ انصار۔

ف۲۶ کفار کی تعداد نو سو پچاس ۹۵۰ تھی ان کا سردار عتبہ بن ربیع تھا۔ اور اُن کے پاس سو گھوڑے تھے اور سات سو اونٹ اور بکثرت زرہ اور ہتھیار تھے (جمل)

ف۲۷ خواہ اس کی تعداد قلیل ہی ہو اور سروسامان کی کتنی ہی کمی ہو۔

ف۲۸ تاکہ شہوت پرستوں اور خدا پرستوں کے درمیان فرق و امتیاز ظاہر ہو جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔

ف۲۹ اس سے کچھ عرصہ نفع پہنچتا ہے پھر فنا ہو جاتی ہے انسان کو چاہیئے کہ متاعِ دنیا کو ایسے کام میں خرچ کرے جس میں اس کی عاقبت کی درستی اور سعادت آخرت ہو۔

ف۳۰ جنت تو چاہیئے کہ اُس کی رغبت کی جائے اور دنیائے ناپائیدار کی فانی مرغوبات سے دل نہ لگایا جائے۔

ف۳۱ متاعِ دنیا سے۔

ف۳۲ جو زنانہ عوارض اور ہر ناپسند و قابلِ نفرت چیز سے پاک ف۳۳ اور یہ سب سے اعلیٰ نعمت ہے ف۳۴ اور اُن کے اعمال و احوال جانتا اور اُن کو جزا دیتا ہے۔

ف۳۵ جو طاعتوں اور مصیبتوں پر صبر کریں اور گناہوں سے باز رہیں ف۳۶ جن کے قول اور ارادے اور نیتیں سب سچی ہوں ف۳۷ اس میں آخر شب میں نماز پڑھنے والے بھی داخل ہیں اور وقت سحر کے دعا و استغفار کرنے والے بھی یہ وقت خلوت و اجابت دعا کا ہے حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ مرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ تو سحر سے ندا کرے اور تم سوتے رہو ف۳۸ شان نزول احبار شام میں سے دو شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب انھوں نے مدینہ طیبہ دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ نبی آخر الزماں کے شہر کی یہی صفت ہے جو اس شہر میں پائی جاتی ہے جب آستانۂ اقدس پر حاضر ہوئے تو انھوں نے حضور کے شکل و شمائل توریت کے مطابق دیکھ کر حضور کو پہچان لیا اور عرض کیا آپ محمد ہیں حضور نے فرمایا ہاں پھر عرض کیا کہ آپ احمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا ہاں عرض کیا ہم ایک سوال کرتے ہیں اگر آپ نے ٹھیک جواب دیدیا تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے فرمایا سوال کرو انھوں نے عرض کیا کہ کتاب اللہ میں سب سے بڑی شہادت کونسی ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کو سن کر وہ دونوں حبر مسلمان ہو گئے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعبہ معظمہ میں تین سو ساٹھ بت تھے جب مدینہ طیبہ میں یہ آیت نازل ہوئی تو کعبہ کے اندر وہ سب سجدہ میں گر گئے۔

9

النَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ

بچالے صبر والے ف۳۵ اور سچے ف۳۶ اور ادب والے اور راہ خدا میں خرچنے والے

وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ

اور پچھلے پہر سے معافی مانگنے والے ف۳۷ اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۳۸

الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآىِٕمًۢا بِالْقِسْطِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ

اور فرشتوں نے اور عالموں نے ف۳۹ انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا

الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ

حکمت والا بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے ف۴۰ اور پھوٹ میں نہ پڑے

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ وَ

کتابی ف۴۱ مگر بعد اس کے کہ انھیں علم آچکا ف۴۲ اپنے دلوں کی جلن سے ف۴۳ اور

مَنْ یَّكْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ فَاِنْ

جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے پھر اے

حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ وَقُلْ

محبوب اگر وہ تم سے حجت کریں تو فرما دو میں اپنا منہ اللہ کے حضور جھکائے ہوں اور جو میرے

لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ

پیرو ہوئے ف۴۴ اور کتابیوں اور ان پڑھوں سے فرماؤ ف۴۵ کیا تم نے گردن رکھی ف۴۶ پس اگر وہ گردن رکھیں جب

اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾

تو راہ پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو تم پر تو یہی حکم پہنچا دینا ہے ف۴۷ اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ

وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے ف۴۸

وَّیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ

اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انھیں خوشخبری دو

منزل ۱

النصف

ف۳۹ یعنی انبیاء و اولیاء نے۔

ف۴۰ اس کے سوا کوئی اور دین مقبول نہیں یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار جو اپنے دین کو افضل و مقبول کہتے ہیں اس آیت میں ان کے دعویٰ کو باطل کر دیا

ف۴۱ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں وارد ہوئی جنھوں نے اسلام کو چھوڑا اور انھوں نے سید انبیاء محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت میں اختلاف کیا۔

ف۴۲ وہ اپنی کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھ چکے اور انھوں نے پہچان لیا کہ یہی وہ نبی ہیں جن کی کتب الٰہیہ میں خبریں دی گئی ہیں۔

ف۴۳ یعنی ان کے اختلاف کا سبب ان کا حسد اور منافع دنیویہ کی طمع ہے۔

ف۴۴ یعنی میں اور میرے متبعین ہمہ تن اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار مطیع ہیں ہمارا دین دین توحید ہے جس کی صحت تمھیں خود اپنی کتابوں سے بھی ثابت ہو چکی ہے تو اس میں تمھارا ہم سے جھگڑا کرنا بالکل باطل ہے۔

ع ۲ ۱۰

ف۴۵ جتنے کافر غیر کتابی ہیں وہ امیین میں داخل ہیں انھیں میں سے عرب کے مشرکین بھی ہیں۔

ف۴۶ اور دین اسلام کے حضور سر نیاز خم کیا یا باوجود براہین بینہ قائم ہونے کے تم ابھی تک اپنے کفر پر ہو یہ دعوت اسلام کا ایک پیرایہ ہے اور اس طرح انھیں دین حق کی طرف بلایا جاتا ہے۔

ف۴۷ وہ تم نے پورا ہی کر دیا اس سے انھوں نے نفع نہ اٹھایا تو نقصان میں وہ رہے اس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے آپ ان کے ایمان نہ لانے سے رنجیدہ نہ ہوں ف۴۸ جیسا کہ بنی اسرائیل نے صبح کو ایک ساعت کے اندر تینتالیس نبیوں کو قتل کیا پھر جب ان میں سے ایک سو بارہ عابدوں نے اٹھ کر انھیں نیکیوں کا حکم دیا اور بدیوں سے منع کیا تو اسی روز شام کو انھیں بھی قتل کر دیا اس آیت میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہود کو توبیخ ہے کیونکہ وہ اپنے آباء و اجداد کے ایسے بدترین فعل سے راضی ہیں۔

ف۴۹ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیا کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال اکارت ہو جاتے ہیں ف۵۰ کہ انھیں عذاب الٰہی سے بچائے ف۵۱ یعنی یہود کو کہ انھیں توریت شریف کے علوم واحکام سکھائے گئے تھے جن میں سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف و احوال اور دینِ اسلام کی حقانیت کا بیان ہے اس سے لازم آتا تھا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں اور انھیں قرآن کریم کی طرف دعوت دیں تو وہ حضور پر اور قرآن شریف پر ایمان لائیں اور اُس کے احکام کی تعمیل کریں لیکن اُن میں سے بہتوں نے ایسا نہیں کیا اس تقدیر پر آیت میں مِنَ الْکِتٰبِ سے توریت اور کتاب اللہ سے قرآن شریف مُراد ہے

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

دردناک عذاب کی یہ ہیں وہ جن کے اعمال اکارت گئے دنیا و آخرت

وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا

میں ف۴۹ اور اُن کا کوئی مددگار نہیں ف۵۰ کیا تم نے اُنھیں نہ دیکھا جنھیں کتاب

نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ

کا ایک حصہ ملا ف۵۱ کتاب اللہ کی طرف بُلائے جاتے ہیں کہ وہ اُن کا فیصلہ کرے پھر

يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ

اُن میں کا ایک گروہ اُس سے رُوگرداں ہو کر پھر جاتا ہے ف۵۲ یہ جرأت ف۵۳ اُنھیں اس لیے ہوئی

تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا

کہ وہ کہتے ہیں ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دنوں ف۵۴ اور اُن کے دین میں اُنھیں فریب دیا اُس جھوٹ

يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ

نے جو باندھتے تھے ف۵۵ تو کیسی ہوگی جب ہم اُنھیں اکٹھا کریں گے اُس دن کے لیے جس میں شک نہیں ف۵۶ اور ہر جان

كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ

کو اُس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور اُن پر ظلم نہ ہوگا یوں عرض کر اے اللہ ملک

الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ

کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي

اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بیشک تو سب

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي

کچھ کرسکتا ہے تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں

الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَ

ڈالے ف۵۸ اور مُردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مُردے نکالے ف۵۹ اور

ف۵۲ شانِ نزول اس آیت کے شانِ نزول میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت یہ آئی ہے کہ ایک مرتبہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المدراس میں تشریف لے گئے اور وہاں یہود کو اسلام کی دعوت دی نعیم ابن عمرو اور حارث ابن زید نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس دین پر ہیں فرمایا ملّتِ ابراہیمی پر وہ کہنے لگے حضرت ابراہیم علیہ السلام تو یہودی تھے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توریت لاؤ ابھی ہمارے تمھارے درمیان فیصلہ ہو جائے گا اس پر نہ جمے اور منکر ہو گئے اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت میں کتاب اللہ سے توریت مُراد ہے انھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت یہ بھی مروی ہے کہ یہود خیبر میں سے ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور توریت میں ایسے گناہ کی سزا پتھر مار مار کر ہلاک کر دینا ہے لیکن چونکہ یہ لوگ یہودیوں میں اونچے خاندان کے تھے اس لیے اُنھوں نے ان کا سنگسار کرنا گوارا نہ کیا اور اس معاملہ کو بایں اُمید سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے کہ شاید آپ سنگسار کرنے کا حکم نہ دیں مگر حضور نے اُن دونوں کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اس پر یہود طیش میں آئے اور کہنے لگے کہ اس گناہ کی یہ سزا نہیں آپ نے ظلم کیا حضور نے فرمایا کہ فیصلہ توریت پر رکھو کہنے لگے یہ انصاف کی بات ہے توریت منگائی گئی اور عبد اللہ بن صوریا یہود کے بڑے عالم نے اُس کو پڑھا اس میں آیت رجم آئی جس میں سنگسار کرنے کا حکم تھا عبد اللہ نے اس پر ہاتھ رکھ لیا اور اُس کو چھوڑ گیا حضرت عبد اللہ ابن سلام نے اس کا ہاتھ ہٹا کر آیت پڑھ دی یہودی ذلیل ہوئے اور وہ یہودی مرد و عورت جنھوں نے زنا کیا تھا حضور کے حکم سے سنگسار کیے گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۵۳ کتاب الٰہی سے روگردانی کی ف۵۴ یعنی چالیس دن یا ایک ہفتہ پھر کچھ غم نہیں ف۵۵ اور ان کا قول یہ تھا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اُس کے پیارے ہیں وہ ہمیں گناہوں پر عذاب نہ کرے گا مگر بہت تھوڑی مدت ف۵۶ اور وہ روزِ قیامت ہے۔

ف۵۷ شانِ نزول فتح مکہ کے وقت سیدِ انبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو ملک فارس و روم کی سلطنت کا وعدہ دیا تو یہود و منافقین نے اس کو بہت بعید سمجھا اور کہنے لگے کہاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اور کہاں فارس و روم کے ملک وہ بڑے زبردست اور نہایت محفوظ ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور آخر کار حضور کا وہ وعدہ پورا ہو کر رہا ف۵۸ یعنی کبھی رات کو بڑھائے دن کو گھٹائے اور کبھی دن کو بڑھا کر رات کو گھٹائے یہ تیری قدرت ہے، تو فارس و رُوم سے ملک لے کر غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، کو عطا کرنا اُس کی قدرت سے کیا بعید ہے ف۵۹ زندے سے مُردے کا نکالنا اس طرح ہے جیسے کہ زندہ انسان کو نطفۂ بے جان سے اور پرند کے زندہ بچے کو بے رُوح انڈے سے اور زندہ دل مومن کو مُردہ دل کافر سے اور زندہ سے مُردہ نکالنا اس طرح جیسے کہ زندہ انسان سے نطفۂ بے جان اور زندہ پرند سے بے جان انڈا اور زندہ دل ایمان دار سے مُردہ دل کافر۔

تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ

جسے چاہے بے گنتی دے۔ مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنا

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ

لیں مسلمانوں کے سوا ف ۶۰ اور جو ایسا کرے گا اُسے اللہ سے کچھ علاقہ

اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ

نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو ف ۶۱ اور اللہ تمھیں اپنے غضب سے ڈراتا

نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ

ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے تم فرما دو کہ اگر تم اپنے جی کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو

اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ

اللہ کو سب معلوم ہے اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ

اور ہر چیز پر اللہ کا قابو ہے جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا حاضر پائے گی

مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۖۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ

ف ۶۲ اور جو بُرا کام کیا امید کرے گی کاش مجھ میں اور اس میں

اَمَدًا بَعِيْدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾

دُور کا فاصلہ ہوتا ف ۶۳ اور اللہ تمھیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمھیں دوست رکھیگا ف ۶۴

ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ

اور تمھارے گناہ بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا ف ۶۵

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى

پھر اگر وہ مُنہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔ بیشک اللہ نے چن لیا

ف ۶۰ شانِ نزول حضرت عبادہؓ ابن صامت نے جنگ احزاب کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ساتھ پانچ سو یہودی ہیں جو میرے حلیف ہیں میری رائے ہے کہ میں دشمن کے مقابل اُن سے مدد حاصل کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور کافروں کو دوست اور مددگار بنانے کی ممانعت فرمائی گئی۔

ف ۶۱ کفار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے اُنھیں رازدار بنانا اُن سے موالات کرنا ناجائز ہے اگر جان و مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔

ف ۶۲ یعنی روزِ قیامت ہر نفس کو اعمال کی جزا ملے گی اور اُس میں کچھ کمی و کوتاہی نہ ہوگی۔ ف ۶۳ یعنی میں نے یہ کام بُرا نہ کیا ہوتا

ف ۶۴ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی محبت کا دعوے جب ہی سچا ہو سکتا ہے جب آدمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہو اور حضور کی اطاعت اختیار کرے شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے پاس ٹھہرے جنہوں نے خانہ کعبہ میں بُت نصب کیے تھے اور انھیں سجا سجا کر ان کے سجدہ کر رہے تھے حضور نے فرمایا اے گروہ قریش خدا کی قسم تم اپنے آبا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے دین کے خلاف ہو گئے قریش نے کہا ہم ان بتوں کو اللہ کی محبت میں پوجتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کریں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ محبتِ الٰہی کا دعوٰی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع و فرمانبرداری کے بغیر قابل قبول نہیں جو اس دعوے کا ثبوت دینا چاہے حضورؐ کی غلامی کرے اور حضورؐ نے بُت پرستی کو منع فرمایا تو بت پرستی کرنے والا حضور کا نافرمان اور محبتِ الٰہی کے دعوٰی میں جھوٹا ہے۔

ف ۶۵ یہی اللہ کی محبت کی نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت بغیر اطاعتِ رسول نہیں ہو سکتی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٣﴾ ذُرِّيَّةً

آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان سے ف٦٦ یہ ایک نسل

بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ

ہے ایک دوسرے سے ف٦٧ اور اللہ سُنتا جانتا ہے جب عمران کی بی بی نے عرض کی ف٦٨

رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ اِنَّكَ اَنْتَ

اے رب میرے میں تیرے لیے منّت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے خالص تیری ہی خدمت میں رہے ف٦٩ تو تُو

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى

مجھ سے قبول کرلے بیشک تو ہی ہے سُنتا جانتا پھر جب اُسے جنا بولی اے رب میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی ف٧٠

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى وَاِنِّىْ سَمَّيْتُهَا

اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اُس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں ف٧١ اور میں نے اُس کا

مَرْيَمَ وَاِنِّىْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٣٦﴾

نام مریم رکھا ف٧٢ اور میں اُسے اور اُس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّكَفَّلَهَا

تو اُسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا ف٧٣ اور اُسے اچھا پروان چڑھایا ف٧٤ اور اُسے زکریاؑ کی

زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا

نگہبانی میں دیا جب زکریاؑ اُس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اُس کے پاس نیا رزق پاتے ف٧٥

قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ

کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بیشک اللہ جسے

يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ

چاہے بے گنتی دے ف٧٦ یہاں ف٧٧ پکارا زکریاؑ اپنے رب کو بولا اے

رَبِّ هَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٨﴾

رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سُننے والا۔

ف٦٦ یہود نے کہا تھا کہ ہم حضرت ابراہیم و اسحٰق و یعقوب علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے ہیں اور انھیں کے دین پر ہیں اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو اسلام کے ساتھ برگزیدہ کیا تھا اور تم اے یہود اسلام پر نہیں ہو تو تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے ف٦٧ ان میں باہم نسلی تعلقات بھی ہیں اور آپس میں یہ حضرات ایک دوسرے کے معاون و مددگار بھی ف٦٨ عمران دو ہیں ایک عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب یہ تو حضرت موسیٰ و ہارونؑ کے والد ہیں دوسرے عمران بن ماثان حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ مریمؑ کے والد ہیں دونوں عمرانوں کے درمیان ایک ہزار آٹھ سو برس کا فرق ہے یہاں دوسرے عمران مراد ہیں، اُن کی بی بی صاحبہ کا نام حنہ بنت فاقوذا ہے یہ مریمؑ کی والدہ ہیں ف٦٩ اور تیری عبادت کے سوا دنیا کا کوئی کام اُس کے متعلق نہ ہو بیت المقدس کی خدمت اُس کے ذمہ ہو علما نے واقعہ اس طرح ذکر کیا ہے کہ حضرت زکریاؑ و عمرانؑ دونوں ہم زلف تھے فاقوذا کی دختر الیشاع جو حضرت یحییٰؑ کی والدہ ہیں اور اُن کی بہن حنہ جو فاقوذا کی دوسری دختر اور حضرت مریمؑ کی والدہ ہیں وہ عمران کی بی بی تھیں ایک زمانہ تک حنہ کے اولاد نہیں ہوئی یہاں تک کہ بڑھاپا آگیا اور مایوسی ہو گئی یہ صالحین کا خاندان تھا یہ سب لوگ اللہ کے مقبول بندے تھے ایک روز حنہ نے ایک درخت کے سایہ میں ایک چڑیا دیکھی جو اپنے بچّہ کو بھرا رہی تھی یہ دیکھ کر آپ کے دل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا اور بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی کہ یارب اگر تو مجھے بچّہ دے تو میں اُس کو بیت المقدس کا خادم بناؤں اور اس خدمت کے لیے حاضر کردوں جب وہ حاملہ ہوئیں اور انھوں نے یہ نذر مان لی تو اُن کے شوہر نے فرمایا کہ یہ تم نے کیا کیا اگر لڑکی ہو گئی تو وہ اس قابل کہاں ہے اُس زمانہ میں لڑکوں کو خدمتِ بیت المقدس کے لیے دیا جاتا تھا اور لڑکیاں عوارض نسائی اور زنانہ کمزوریوں اور مردوں کے ساتھ نہ رہ سکنے کی وجہ سے اس قابل نہیں سمجھی جاتی تھیں اس لیے اُن صاحبوں کو شدید فکر لاحق ہوئی اور حنہ کے وضع حمل سے قبل عمران کا انتقال ہو گیا۔ ف٧٠ حنہ نے یہ کلمہ اعتذار کے طور پر کہا اور ان کو حسرت و غم ہوا کہ لڑکی ہوئی تو نذر کس طرح پوری ہو سکے گی۔ ف٧١ کیونکہ یہ لڑکی اللہ کی عطا ہے اور اس کے فضل سے فرزند سے زیادہ فضیلت رکھنے والی ہے یہ صاحبزادی حضرت مریمؑ تھیں اور اپنے زمانہ کی عورتوں میں سب سے اجمل و افضل تھیں۔ ف٧٢ مریمؑ کے معنی عابدہ ہیں۔
ف٧٣ اور نذر میں لڑکے کی جگہ حضرت مریمؑ کو قبول فرمایا حنہ نے ولادت کے بعد حضرت مریمؑ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس میں احبار کے سامنے رکھ دیا یہ احبار حضرت ہارونؑ کی اولاد میں تھے اور بیت المقدس میں اُن کا منصب ایسا تھا جیسا کہ کعبہ شریف میں حجبہ کا چونکہ حضرت مریمؑ اُن کے امام اور ان کے صاحب قربان کی دختر تھیں اور اُن کا خاندان بنی اسرائیل میں بہت اعلیٰ اور اہل علم کا خاندان تھا اس لیے اُن سب نے جن کی تعداد ستائیس تھی حضرت مریمؑ کو لینے اور اُن کا تکفل کرنے کی رغبت کی حضرت زکریاؑ نے فرمایا کہ میں اُن کا سب سے زیادہ حق دار ہوں کیونکہ میرے گھر میں ان کی خالہ ہیں معاملہ اس پر ختم ہوا کہ قرعہ ڈالا جائے قرعہ حضرت زکریاؑ ہی کے نام پر نکلا۔ ف٧٤ حضرت مریم ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچّے ایک سال میں۔ ف٧٥ بے فصل میوے جو جنت سے اترتے اور حضرت مریمؑ نے کسی عورت کا دودھ نہ پیا ف٧٦ حضرت مریمؑ نے صغرسنی میں کلام کیا جب کہ وہ پالنے میں پرورش پا رہی تھیں جیسا کہ اُن کے فرزند حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حال میں کلام فرمایا مسئلہ یہ آیت کراماتِ اولیاء کے ثبوت کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھوں پر خوارق ظاہر فرماتا ہے حضرت زکریاؑ نے جب یہ دیکھا تو فرمایا جو ذاتِ پاک مریمؑ کو بے وقت بے فصل اور بغیر سبب کے میوہ عطا فرمانے پر قادر ہے وہ بے شک اس پر قادر ہے کہ میری بانجھ بی بی کو نئی تندرستی دے اور مجھے اس بڑھاپے کی عمر میں اُمید منقطع ہو جانے کے بعد فرزند عطا کرے بایں خیال آپ نے دُعا کی جس کا اگلی آیت میں بیان ہے ف٧٧ یعنی محراب بیت المقدس میں دروازے بند کر کے دُعا کی۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَهُوَ قَآىِٕمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ

تو فرشتوں نے اُسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا ف۷۸ بے شک اللہ آپ کو مژدہ

يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا

دیتا ہے یحییٰ کا جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی ف۷۹ تصدیق کریگا اور سردار ف۸۰ اور ہمیشہ کے لیے عورتوں

وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ

سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے ف۸۱ بولا اے میرے رب میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو پہنچ گیا

بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾

بڑھاپا ف۸۲ اور میری عورت بانجھ ف۸۳ فرمایا اللہ یوں ہی کرتا ہے جو چاہے ف۸۴

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ

عرض کی اے میرے رب میرے لیے کوئی نشانی کر دے ف۸۵ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تین دن تو لوگوں سے بات نہ

اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع

کرے مگر اشارہ سے اور اپنے رب کی بہت یاد کر ف۸۶ اور کچھ دن رہے اور تڑکے اُس کی پاکی بول۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓىِٕكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریمؑ بے شک اللہ نے تجھے چن لیا ف۸۷ اور خوب ستھرا کیا ف۸۸

وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَ

اور آج سارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا ف۸۹ اے مریمؑ اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو

اسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ

ف۹۰ اور اُس کے لیے سجدہ کر اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر۔ یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمھیں

نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ

بتاتے ہیں ف۹۱ اور تم اُن کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریمؑ کس

يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ اِذْ قَالَتِ

کی پرورش میں رہیں اور تم اُن کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے ف۹۲ اور یاد کرو

ف۷۸ حضرت زکریا علیہ السلام عالم کبیر تھے قربانیاں بارگاہِ الٰہی میں آپ ہی پیش کیا کرتے تھے اور مسجد شریف میں بغیر آپ کے اذن کے کوئی داخل نہیں ہو سکتا تھا جس وقت محراب میں آپ نماز میں مشغول تھے اور باہر آدمی دخول کی اجازت کا انتظار کر رہے تھے دروازہ بند تھا اچانک آپ نے ایک سفید پوش جوان دیکھا وہ حضرت جبریل تھے انھوں نے آپ کو فرزند کی بشارت دی جو اَنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکَ میں بیان فرمائی گئی ف۷۹ کلمہ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں کہ اُنھیں اللہ تعالیٰ نے کن فرما کر بغیر باپ کے پیدا کیا اور اُن پر سب سے پہلے ایمان لانے اور اُن کی تصدیق کرنے والے حضرت یحییٰؑ ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے یہ دونوں حضرات خالہ زاد بھائی تھے حضرت یحییٰؑ کی والدہ اپنی بہن حضرت مریمؑ سے ملیں تو اُنہیں اپنے حاملہ ہونے پر مطلع کیا حضرت مریمؑ نے فرمایا میں بھی حاملہ ہوں حضرت یحییٰؑ کی والدہ نے کہا اے مریمؑ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے پیٹ کا بچہ تیرے پیٹ کے بچے کو سجدہ کرتا ہے۔

ف۸۰ سید اُس رئیس کو کہتے ہیں جو مخدوم و مطاع ہو حضرت یحییٰؑ مومنین کے سردار اور علم و حلم و دین میں اُن کے رئیس تھے۔

ف۸۱ حضرت زکریا علیہ السلام نے براہ تعجب عرض کیا۔

ف۸۲ اور عمر ایک سو بیس سال کی ہو چکی۔

ف۸۳ اُن کی عمر اٹھانوے سال کی مقصود سوال سے یہ ہے کہ بیٹا کس طرح عطا ہوگا آیا میری جوانی لوٹائی جائے گی اور بی بی کا بانجھ ہونا دور کیا جائے گا یا ہم دونوں اپنے حال پر رہیں گے۔

ف۸۴ بڑھاپے میں فرزند عطا کرنا اُس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ع ۴ / ۱۲

ف۸۵ جس سے مجھے اپنی بی بی کے حمل کا وقت معلوم ہو تا کہ میں اور زیادہ شکر و عبادت میں مصروف ہوں۔

ف۸۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آدمیوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے زبان مبارک تین روز تک بند رہی اور تسبیح و ذکر پر آپ قادر رہے اور یہ ایک عظیم معجزہ ہے کہ جس میں جوارح صحیح و سالم ہوں اور زبان سے تسبیح و تقدیس کے کلمات ادا ہوتے رہیں مگر لوگوں کے ساتھ گفتگو نہ ہو سکے اور یہ علامت اس لیے مقرر کی گئی کہ اس نعمت عظیمہ کے ادائے حق میں زبان ذکر و شکر کے سوا اور کسی بات میں مشغول نہ ہو۔

ف۸۷ کہ باوجود عورت ہونے کے بیت المقدس کی خدمت کے لیے نذر میں قبول فرمایا اور یہ بات اُن کے سوا کسی عورت کو میسر نہ آئی اسی طرح اُن کے لیے جنتی رزق بھیجنا حضرت زکریاؑ کو اُن کا کفیل بنانا یہ حضرت مریمؑ کی برگزیدگی ہے۔

ف۸۸ مرد رسیدگی سے اور گناہوں سے بقول بعضے زنانے عوارض سے

ف۸۹ کہ بغیر باپ کے بیٹا دیا اور ملائکہ کا کلام سنوایا۔

ف۹۰ جب فرشتوں نے یہ کہا حضرت مریمؑ نے اتنا طویل قیام کیا کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آگیا اور پاؤں پھٹ کر خون جاری ہو گیا ف۹۱ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کے علوم عطا فرمائے ف۹۲ باوجود اس کے آپ کا ان واقعات کی اطلاع دینا دلیل قوی ہے اس کی کہ آپ کو غیبی علوم عطا فرمائے گئے۔

الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ

جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی ف۹۳ جس کا

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾

نام ہے مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا رو دار ہوگا ف۹۴ دنیا اور آخرت میں اور قرب والا ف۹۵

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ

اور لوگوں سے بات کرے گا پالنے میں ف۹۶ اور پکی عمر میں ف۹۷ اور خاصوں میں ہوگا بولی اے میرے

اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ

رب میرے بچہ کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ نہ لگایا ف۹۸ فرمایا اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہے

مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾ وَيُعَلِّمُهُ

جب کسی کام کا حکم فرمائے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے اور اللہ سکھائے گا

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ

کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی

اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ

طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں ف۹۹ تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لیے مٹی سے

مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ

پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے ف۱۰۰

اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ

اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو ف۱۰۱ اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے

وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ

حکم سے ف۱۰۲ اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو ف۱۰۳ بے شک ان باتوں

لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ

میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت

ف۹۳ یعنی ایک فرزند کی ف۹۴ صاحب جاہ و منزلت ف۹۵ بارگاہِ الٰہی میں ف۹۶ بات کرنے کی عمر سے قبل ف۹۷ آسمان سے نزول کے بعد اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین کی طرف اُتریں گے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور دجّال کو قتل کریں گے ف۹۸ اور دستور یہ ہے کہ بچہ عورت و مرد کے اختلاط سے ہوتا ہے تو مجھے بچہ کس طرح عطا ہوگا نکاح سے یا یوں ہی بغیر مرد کے ف۹۹ جو میرے دعوائے نبوت کے صدق کی دلیل ہے ف۱۰۰ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمگاڈر پیدا کریں آپ نے مٹی سے چمگاڈر کی صورت بنائی پھر اس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگی چمگاڈر کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اُڑنے والے جانوروں میں بہت اکمل اور عجیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے ابلغ کیونکہ وہ بغیر پروں کے تو اڑتی ہے اور دانت رکھتی ہے اور ہنستی ہے اور اُس کی مادہ کے چھاتی ہوتی ہے اور بچہ جنتی ہے باوجودیکہ اُڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں ہیں۔ ف۱۰۱ جس کا برص عام ہو گیا ہو اور اطبا اس کے علاج سے عاجز ہوں چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائے عروج پر تھی اور اس کے ماہرین امرِ علاج میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے اس لیے اُن کو اسی قسم کے معجزے دکھائے گئے تاکہ معلوم ہو کہ طب کے طریقہ سے جس کا علاج ممکن نہیں ہے اُس کو تندرست کر دینا یقیناً معجزہ اور نبی کے صدق نبوت کی دلیل ہے وہب کا قول ہے کہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کا اجتماع ہو جاتا تھا اُن میں جو چل سکتا تھا وہ حاضر خدمت ہوتا تھا اور جسے چلنے کی طاقت نہ ہوتی اُس کے پاس خود تشریف لے جاتے اور دُعا فرما کر اُس کو تندرست کرتے اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی شرط کر لیتے ف۱۰۲ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا ایک عازر جس کو آپ کے ساتھ اخلاص تھا جب اسکی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی مگر وہ آپ سے تین روز کی مسافت کے فاصلہ پر تھا جب آپ تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اُس کے انتقال کو تین روز ہو چکے آپ نے اُس کی بہن سے فرمایا ہمیں اُس کی قبر پر لے چل وہ لے گئی آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی عازر باذنِ الٰہی زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا اور مدت تک زندہ رہا اور اُس کے اولاد ہوئی ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ حضرت کے سامنے جا رہا تھا آپ نے اُس کے لیے دُعا فرمائی وہ زندہ ہو کر نعش برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا کپڑے پہنے گھر آیا زندہ رہا اولاد ہوئی ایک عاشر کی لڑکی شام کو مری اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا سے اُس کو زندہ کیا ایک سام ابن نوح جن کی وفات کو ہزاروں برس گزر چکے تھے لوگوں نے خواہش کی کہ آپ اُن کو زندہ کریں آپ ان کی نشاندہی سے قبر پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی سام نے سُنا کوئی کہنے والا کہتا ہے اجب روح اللہ یہ سنتے ہی وہ مرعوب اور خوف زدہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُنھیں گمان ہوا کہ قیامت قائم ہو گئی اس ہول سے اُن کا نصف سر سفید ہو گیا پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور اُنھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ دوبارہ اُنھیں سکرات موت کی تکلیف نہ ہو بغیر اُس کے واپس کیا جائے چنانچہ اُسی وقت اُن کا انتقال ہو گیا اور باذن اللہ فرمانے میں رد ہے نصاریٰ کا جو حضرت مسیح کی اُلوہیت کے قائل تھے ف۱۰۳ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے بیماروں کو اچھا کیا اور مُردوں کو زندہ کیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے اور کوئی معجزہ دکھایئے تو آپ نے فرمایا کہ جو تم کھاتے ہو اور جو جمع رکھتے ہو میں اُس کی تمہیں خبر دیتا ہوں اسی سے ثابت ہوا کہ غیب کے علوم انبیاء کا معجزہ ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک پر یہ معجزہ بھی ظاہر ہوا آپ آدمی کو بتا دیتے تھے جو وہ کل کھا چکا اور جو آج کھائے گا اور جو اگلے وقت کے لیے تیار کر رکھا آپ کے پاس بچے بہت جمع ہو جاتے تھے آپ انھیں بتاتے تھے کہ تمہارے گھر فلاں چیز تیار ہوئی ہے تمہارے گھر والوں نے فلاں فلاں چیز کھائی ہے فلاں چیز تمہارے لیے اُٹھا رکھی ہے بچے گھر جاتے روتے گھر والوں سے وہ چیز مانگتے گھر والے وہ چیز دیتے اور اُن سے کہتے کہ تمہیں کس نے بتایا بچے کہتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو لوگوں نے اپنے بچوں کو آپ کے پاس آنے سے روکا اور کہا وہ جادوگر ہیں ان کے پاس نہ بیٹھو اور ایک مکان میں سب بچوں کو جمع کر دیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچوں کو تلاش کرنے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا وہ یہاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا پھر اس مکان میں کون ہے انھوں نے کہا سور ہیں فرمایا ایسا ہی ہوگا اب جو دروازہ کھولتے ہیں تو سب سور ہی سور تھے الحاصل غیب کی خبریں دینا انبیاء کا معجزہ ہے اور بے وساطت انبیاء کوئی بشر اُمورِ غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔

التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ وَجِئْتُكُمْ

کی اور اس لیے کہ حلال کروں تمہارے لیے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں ف۱۰۴ اور میں تمہارے پاس

بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ

تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بیشک میرا تمہارا سب کا رب اللہ ہے

فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ

تو اسی کو پوجو ف۱۰۵ یہ ہے سیدھا راستہ پھر جب عیسٰی نے اُن سے کفر پایا ف۱۰۶

الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ

بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ف۱۰۷ ہم دین خدا کے مددگار

اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا

ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں ف۱۰۸ اے رب ہمارے ہم اس پر

بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۳﴾ وَ

ایمان لائے جو تو نے اُتارا اور رسُول کے تابع ہُوئے تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ لے اور

مَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۵۴﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤی

کافروں نے مکر کیا ف۱۰۹ اور اللہ نے اُن کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے ف۱۱۰ یاد کرو جب اللہ نے

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ

فرمایا اے عیسٰی میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا ف۱۱۱ اور تجھے اپنی طرف اُٹھا لوں گا ف۱۱۲ اور تجھے کافروں سے پاک کردوں گا اور

جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۚ

تیرے پیروؤں کو ف۱۱۳ قیامت تک تیرے منکروں پر ف۱۱۴ غلبہ دوں گا

ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَیْنَكُمْ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا

پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو میں تم میں فیصلہ فرما دوں گا جس بات میں جھگڑتے ہو تو وہ

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؗ

جو کافر ہوئے میں انھیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب کروں گا اور اُن کا

ف۱۰۴ جو شریعت موسٰی علیہ السلام میں حرام تھیں جیسے کہ اونٹ کے گوشت مچھلی کچھ پرند ف۱۰۵ یہ اپنی عبدیت کا اقرار اور اپنی ربوبیت کی نفی ہے اس میں نصارٰی کا رد ہے ف۱۰۶ یعنی جب حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ یہود اپنے کفر پر قائم ہیں اور آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں اور اتنی آیات باہرات اور معجزات سے اثر پذیر نہیں ہوئے اور اس کا سبب یہ تھا کہ انھوں نے پہچان لیا تھا کہ آپ ہی وہ مسیح ہیں جن کی توریت میں بشارت دی گئی ہے اور آپ اُن کے دین کو منسوخ کریں گے تو جب حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوت کا اظہار فرمایا تو یہ اُن پر بہت شاق گزرا اور وہ آپ کے ایذا و قتل کے درپے ہوئے اور آپ کے ساتھ اُنھوں نے کفر کیا۔

ف۱۰۷ حواری وہ مخلصین ہیں جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے دین کے مددگار تھے اور آپ پر اوّل ایمان لائے یہ بارہ اشخاص تھے۔

ف۱۰۸ مسئلہ اس آیت سے ایمان و اسلام کے ایک ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے انبیاء کا دین اسلام تھا نہ کہ یہودیت و نصرانیت۔

ف۱۰۹ یعنی کفار بنی اسرائیل نے حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مکر کیا کہ دھوکے کے ساتھ آپ کے قتل کا انتظام کیا اور اپنے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کر دیا۔

ف۱۱۰ اللہ تعالٰی نے اُن کے مکر کا یہ بدلہ دیا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شباہت اُس شخص پر ڈال دی جو اُن کے قتل کے لیے آمادہ ہوا تھا چنانچہ یہود نے اس کو اسی شبہ پر قتل کر دیا مسئلہ لفظ مکر لغت عرب میں ستر یعنی پوشیدگی کے معنی میں ہے اسی لیے خفیہ تدبیر کو بھی مکر کہتے ہیں اور وہ تدبیر اگر اچھے مقصد کے لیے ہو تو محمود اور کسی قبیح غرض کے لیے ہو تو مذموم ہوتی ہے مگر اردو زبان میں یہ لفظ فریب کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اس لیے ہرگز شانِ الٰہی میں نہ کہا جائے گا اور اب چونکہ عربی میں بھی بمعنی خدع کے معروف ہو گیا ہے اس لیے عربی میں بھی شانِ الٰہی میں اس کا اطلاق جائز نہیں آیت میں جہاں کہیں وارد ہوا وہ خفیہ تدبیر کے معنی میں ہے

ف۱۱۱ یعنی تمھیں کفار قتل نہ کر سکیں گے (مدارک وغیرہ)

ف۱۱۲ آسمان پر محلِ کرامت اور مقر ملائکہ میں بغیر موت کے حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسٰیؑ میری اُمت پر خلیفہ ہو کر نازل ہوں گے صلیب توڑیں گے خنازیر کو قتل کریں گے چالیس سال رہیں گے نکاح فرمائیں گے اولاد ہو گی پھر آپ کا وصال ہو گا وہ اُمت کیسے ہلاک ہو جس کے اوّل میں ہوں اور آخر عیسٰیؑ اور وسط میں میرے اہل بیت میں سے مہدی مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام منارۂ شرقی دمشق پر نازل ہوں گے یہ بھی وارد ہوا کہ حجرۂ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مدفون ہوں گے۔

ف۱۱۳ یعنی مسلمانوں کو جو آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے والے ہیں ف۱۱۴ جو یہود ہیں۔

الربع ۵ ع ۱۳

وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کوئی مددگار نہ ہوگا اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللہ اُن

فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ

کا نیگ اُنھیں بھرپور دے گا اور ظالم اللہ کو نہیں بھاتے یہ ہم تم پر پڑھتے ہیں

عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ

کچھ آیتیں اور حکمت والی نصیحت عیسیٰ کی کہاوت اللہ کے نزدیک

اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

آدم کی طرح ہے ف۱۱۵ اُسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ

اے سننے والے یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو شک والوں میں نہ ہونا پھر اے محبوب جو تم سے

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ

عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمھیں علم آچکا تو اُن سے فرما دو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور

وَنِسَاۗءَنَا وَنِسَاۗءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ

تمھارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمھاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمھاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر

لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَي الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا

اللہ کی لعنت ڈالیں ف۱۱۶ یہی بے شک سچا بیان ہے ف۱۱۷ اور اللہ

مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ

کے سوا کوئی معبود نہیں ف۱۱۸ اور بے شک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا پھر اگر

تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا

وہ منہ پھیریں تو اللہ فسادیوں کو جانتا ہے تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمہ کی طرف

اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاۗءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ

آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے ف۱۱۹ یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اُس کا شریک کسی

ف۱۱۵ شانِ نزول نصارٰی نجران کا ایک وفد سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور وہ لوگ حضور سے کہنے لگے آپ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ اللہ کے بندے ہیں فرمایا ہاں اُس کے بندے اور اُس کے رسول اور اُس کے کلمے جو کواری بتول عذرا کی طرف القا کیے گئے نصارٰی یہ سن کر بہت غصہ میں آئے اور کہنے لگے یا محمدؐ کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں۔ (معاذ اللہ) اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یہ بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بغیر باپ ہی کے ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام تو ماں اور باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کیے گئے تو جب اُنھیں اللہ کا مخلوق اور بندہ مانتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا مخلوق و بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے۔

ف۱۱۶ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصارٰی نجران کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور مباہلہ کی دعوت دی تو کہنے لگے کہ ہم غور اور مشورہ کر لیں کل آپ کو جواب دیں گے جب وہ جمع ہوئے تو اُنھوں نے اپنے سب سے بڑے عالم اور صاحب رائے شخص عاقب سے کہا کہ اے عبد المسیح آپ کی کیا رائے ہے اس نے کہا کہ اے جماعتِ نصارٰی تم پہچان چکے کہ محمد نبی مرسل تو ضرور ہیں اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہو جاؤ گے اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو اُنھیں چھوڑ دو اور گھر کو لوٹ چلو یہ مشورہ ہونے کے بعد وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنھوں نے دیکھا کہ حضور کی گود میں تو امام حسین ہیں اور دستِ مبارک میں حسن کا ہاتھ اور فاطمہ اور علی حضورؐ کے پیچھے ہیں (رضی اللہ تعالٰی عنہم) اور حضورؐ ان سب سے فرما رہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا نجران کے سب سے بڑے نصرانی عالم (پادری) نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگا اے جماعتِ نصارٰی میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ سے پہاڑ کو ہٹا دینے کی دعا کریں تو اللہ تعالٰی پہاڑ کو جگہ سے ہٹا دے ان سے مباہلہ نہ کرنا ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا یہ سن کر نصارٰی نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مباہلہ کی تو ہماری رائے نہیں ہے آخر کار اُنھوں نے جزیہ دینا منظور کیا مگر مباہلہ کے لیے طیار نہ ہوئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے نجران والوں پر عذاب قریب آ ہی چکا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندروں اور سوروں کی صورت میں مسخ کر دیے جاتے اور جنگل آگ سے بھڑک اٹھتا اور نجران اور وہاں کے رہنے والے پرند تک نیست و نابود ہو جاتے اور ایک سال کے عرصہ میں تمام نصارٰی ہلاک ہو جاتے

ع ۶ / ۱۴

ف۱۱۷ کہ حضرت عیسیٰؑ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اُن کا وہ حال ہے جو اُوپر مذکور ہو چکا

ف۱۱۸ اس میں نصارٰی کا بھی رد ہے اور تمام مشرکین کا بھی

ف۱۱۹ اور قرآن اور توریت اور انجیل اس میں مختلف نہیں۔

ف۱۲۰ نہ حضرت عیسیٰؑ کو نہ حضرت عزیرؑ کو نہ اور کسی کو ف۱۲۱ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے احبار و رہبان کو بنایا کہ انھیں سجدے کرتے اور اُن کی عبادتیں کرتے (جمل) ف۱۲۲ شانِ نزول نجران کے نصاریٰ اور یہود

شَیْـًٔا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا

کو نہ کریں ف۱۲۰ اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا ف۱۲۱ پھر اگر وہ نہ

فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ

مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں اے کتاب والو ابراہیم کے باب میں کیوں جھگڑتے

فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا

ہو توریت و انجیل تو نہ اتری مگر اُن کے بعد تو کیا تمھیں عقل نہیں

تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِیْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ

ف۱۲۲ سنتے ہو یہ جو تم ہو ف۱۲۳ اُس میں جھگڑے جس کا تمھیں علم تھا ف۱۲۴ تو اُس میں ف۱۲۵ کیوں

فِیْمَا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ

جھگڑتے ہو جس کا تمھیں علم ہی نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف۱۲۶ ابراہیم نہ

اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا

یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے اور

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۶۷﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ

مشرکوں سے نہ تھے ف۱۲۷ بے شک سب لوگوں سے ابراہیمؑ کے زیادہ حق دار وہ تھے

اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۸﴾

جو اُن کے پیرو ہوئے ف۱۲۸ اور یہ نبی ف۱۲۹ اور ایمان والے ف۱۳۰ اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے، کتابیوں کا

وَدَّتْ طَّآىٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا یُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ

ایک گروہ دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح تمھیں گمراہ کردیں اور وہ اپنے ہی آپ کو گمراہ کرتے

اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ

ہیں اور اُنھیں شعور نہیں ف۱۳۱ اے کتابیو اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو

وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ

حالانکہ تم خود گواہ ہو ف۱۳۲ اے کتابیو حق میں باطل کیوں ملاتے ہو ف۱۳۳

کے احبار میں مباحثہ ہوا یہودیوں کا دعویٰ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نصرانیوں کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ نصرانی تھے یہ نزاع بہت بڑھا تو فریقین نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حَکَم مانا اور آپ سے فیصلہ چاہا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور علماء توریت و انجیل پر ان کا کمال جہل ظاہر کردیا گیا کہ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ اُن کے کمال جہل کی دلیل ہے یہودیت و نصرانیت توریت و انجیل کے نزول کے بعد پیدا ہوئیں اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ جن پر توریت نازل ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے صدہا برس بعد ہے اور حضرت عیسیٰؑ جن پر انجیل نازل ہوئی ان کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد دو ہزار برس کے قریب ہوا ہے اور توریت و انجیل کسی میں آپ کو یہودی یا نصرانی نہیں فرمایا گیا باوجود اس کے آپ کی نسبت یہ دعویٰ جہل و حماقت کی انتہا ہے۔

ف۱۲۳ اے اہلِ کتاب تم۔

ف۱۲۴ اور تمھاری کتابوں میں اس کی خبر دی گئی تھی یعنی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور اور آپ کی نعت و صفت کی۔ جب یہ سب کچھ جان پہچان کر بھی تم حضور پر ایمان نہ لائے اور تم نے اُس میں جھگڑا کیا۔

ف۱۲۵ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہودی یا نصرانی کہتے ہیں۔

ف۱۲۶ حقیقت حال یہ ہے کہ۔

ف۱۲۷ تو نہ کسی یہودی یا نصرانی کا اپنے آپ کو دین میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا صحیح ہوسکتا ہے نہ کسی مشرک کا بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں یہود و نصاریٰ پر تعریض ہے کہ وہ مشرک ہیں۔

ف۱۲۸ اور اُن کے عہد نبوت میں اُن پر ایمان لائے اور اُن کی شریعت پر عامل رہے۔

ف۱۲۹ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف۱۳۰ اور آپ کے اُمتی۔

ف۱۳۱ شانِ نزول یہ آیت حضرت معاذ بن جبلؓ و حذیفہ بن یمانؓ اور عمار بن یاسرؓ کے حق میں نازل ہوئی جن کو یہود اپنے دین میں داخل کرنے کی کوشش کرتے اور یہودیت کی دعوت دیتے تھے اس میں بتایا گیا کہ یہ اُن کی ہوس خام ہے وہ اُن کو گمراہ نہ کرسکیں گے ف۱۳۲ اور تمھاری کتابوں میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت موجود ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ نبی برحق ہیں اور اُن کا دین سچا دین ف۱۳۳ اپنی کتابوں میں تحریف و تبدیل کرکے۔

وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ ع وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ
اور حق کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تمھیں خبر ہے اور کتابیوں کا ایک گروہ بولا

اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ
ف١٣٤ وہ جو ایمان والوں پر اُترا ف١٣٥ صبح کو اُس پر ایمان

النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿٧٢﴾ ج وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا
لاؤ اور شام کو منکر ہو جاؤ شاید وہ پھر جائیں ف١٣٦ اور یقین نہ لاؤ مگر اُس کا

لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ط قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ لا اَنْ یُّؤْتٰٓى
جو تمھارے دین کا پیرو ہو تم فرما دو اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ف١٣٧ (یقین کاہے کا نہ لاؤ)

اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ط قُلْ اِنَّ
اس کا کہ کسی کو ملے ف١٣٨ جیسا تمھیں ملا یا کوئی تم پر حجت لا سکے تمھارے رب کے پاس ف١٣٩ تم فرما دو

الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ج یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿٧٣﴾ لا ج
کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے

یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿٧٤﴾
اپنی رحمت سے ف١٤٠ خاص کرتا ہے جسے چاہے ف١٤١ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖٓ اِلَیْكَ ج وَ
اور کتابیوں میں کوئی وہ ہے کہ اگر تو اُس کے پاس ایک ڈھیر امانت رکھے تو وہ تجھے ادا کر

مِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ لَّا یُؤَدِّهٖٓ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ
دیگا ف١٤٢ اور اُن میں کوئی وہ ہے کہ اگر ایک اشرفی اُس کے پاس امانت رکھے تو تجھے وہ پھیر کر نہ دیگا مگر

عَلَیْهِ قَآئِمًا ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ ج وَ
جب تک تو اُس کے سر پر کھڑا رہے ف١٤٣ یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ اَن پڑھوں ف١٤٤ کے معاملہ میں ہم پر کوئی

وَیَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى
مواخذہ نہیں اور اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے ہیں ف١٤٥ ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا

ف١٣٤ اور انھوں نے باہم مشورہ کرکے یہ مکر سوچا۔

ف١٣٥ یعنی قرآن شریف۔ ع ٧ ٨ ١٥

ف١٣٦ شانِ نزول یہود اسلام کی مخالفت میں رات دن نئے نئے مکر کیا کرتے تھے خیبر کے عُلماءِ یہود کے بارہ شخصوں نے باہمی مشورہ سے ایک یہ مکر سوچا کہ اُن کی ایک جماعت صبح کو اسلام لے آئے اور شام کو مرتد ہو جائے اور لوگوں سے کہے کہ ہم نے اپنی کتابوں میں جو دیکھا تو ثابت ہوا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم وہ نبی موعود نہیں ہیں جن کی ہماری کتابوں میں خبر ہے تا کہ اس حرکت سے مسلمانوں کو دین میں شبہہ پیدا ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اِن کا یہ راز فاش کر دیا اور انکا یہ مکر نہ چل سکا اور مسلمان پہلے سے خبردار ہو گئے۔

ف١٣٧ اور جو اس کے سوا ہے وہ باطل و گمراہی ہے۔

ف١٣٨ دین و ہدایت اور کتاب و حکمت اور شرف فضیلت۔

ف١٣٩ روزِ قیامت۔ ف١٤٠ یعنی نبوت و رسالت سے۔

ف١٤١ مسئلہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت جس کو ملتی ہے اللہ کے فضل سے ملتی ہے اس میں استحقاق کا دخل نہیں (خازن)

ف١٤٢ شانِ نزول یہ آیت اہلِ کتاب کے حق میں نازل ہوئی اور اُس میں ظاہر فرمایا گیا کہ اُن میں دو قسم کے لوگ ہیں امین و خائن بعض تو ایسے ہیں کہ کثیر مال اُن کے پاس امانت رکھا جائے تو بے کم و کاست وقت پر ادا کر دیں جیسے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جن کے پاس ایک قریشی نے بارہ سو اُوقیہ سونا امانت رکھا تھا آپ نے اُس کو ویسا ہی ادا کیا اور بعض اہلِ کتاب میں اتنے بددیانت ہیں کہ تھوڑے پر بھی اُن کی نیت بگڑ جاتی ہے جیسے کہ فنحاص بن عازوراء جس کے پاس کسی نے ایک اشرفی امانت رکھی تھی مانگتے وقت اس سے مکر گیا۔

ف١٤٣ اور جب ہی دینے والا اُس کے پاس سے ہٹے وہ مال امانت ہضم کر جاتا ہے۔

ف١٤٤ یعنی غیر کتابیوں۔

ف١٤٥ کہ اُس نے اپنی کتابوں میں دوسرے دین والوں کے مال ہضم کر جانے کا حکم دیا ہے باوجودیکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ اُن کی کتابوں میں کوئی ایسا حکم نہیں۔

بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

عہد پورا کیا اور پرہیز گاری کی اور بیشک پرہیز گار اللہ کو خوش آتے ہیں وہ جو اللہ کے عہد اور

يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ

اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں ف۱۴۶ آخرت میں اُن کا کچھ حصہ نہیں

لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور اللہ نہ اُن سے بات کرے نہ اُن کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن

وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ

اور نہ اُنھیں پاک کرے اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے ف۱۴۷ اور اُن میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر

اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ

کتاب میں میل کرتے ہیں کہ تم سمجھو یہ بھی کتاب میں ہے اور وہ کتاب میں نہیں

وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ

اور وہ کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے اور وہ اللہ کے پاس سے نہیں اور

يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ

اللہ پر دیدہ ودانستہ جھوٹ باندھتے ہیں ف۱۴۸ کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ

اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ

اللہ اُسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے ف۱۴۹ پھر وہ لوگوں سے کہے کہ

كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا

اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ ف۱۵۰ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ف۱۵۱ ہو جاؤ اس

كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ

سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو ف۱۵۲ اور نہ تمھیں یہ حکم دے گا

اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ

ف۱۵۳ کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرا لو کیا تمھیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے

ف۱۴۶ شانِ نزول یہ آیت یہود کے احبار اور اُن کے رؤسا ابورافع وکنانہ بن ابی الحقیق اور کعب بن اشرف وحیی بن اخطب کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا وہ عہد چھپایا تھا جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے متعلق ان سے توریت میں لیا گیا اُنھوں نے اسکو بدل دیا اور بجائے اُس کے اپنے ہاتھوں سے کچھ کا کچھ لکھ دیا اور جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور یہ سب کچھ اُنھوں نے اپنی جماعت کے جاہلوں سے رشوتیں اور زر حاصل کرنے کے لیے کیا۔

ف۱۴۷ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین لوگ ایسے ہیں کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ نہ اُن سے کلام فرمائے اور نہ ان کی طرف نظر رحمت کرے نہ اُنھیں گناہوں سے پاک کرے اور اُنھیں دردناک عذاب ہے اس کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو تین مرتبہ پڑھا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی نے کہا کہ وہ لوگ ٹوٹے اور نقصان میں رہے یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں حضور نے فرمایا ازار کو ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والا اور احسان جتانے والا اور اپنے تجارتی مال کو جھوٹی قسم سے رواج دینے والا حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان کا حق مارنے کے لیے قسم کھائے اللہ اُس پر جنت حرام کرتا ہے اور دوزخ لازم کرتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ تھوڑی ہی چیز ہو فرمایا اگرچہ ببول کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

ف۱۴۸ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ دونوں کے حق میں نازل ہوئی کہ اُنھوں نے توریت و انجیل کی تحریف کی اور کتاب اللہ میں اپنی طرف سے جو چاہا ملایا۔

ف۱۴۹ اور کمال علم وعمل عطا فرمائے اور گناہوں سے معصوم کرے۔

ف۱۵۰ یہ انبیاء سے ناممکن ہے اور اُن کی طرف ایسی نسبت بہتان ہے شانِ نزول نجران کے نصاریٰ نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا ہے کہ ہم اُنھیں رب مانیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس قول کی تکذیب کی اور بتایا کہ انبیاء کی شان سے ایسا کہنا ممکن ہی نہیں اس آیت کے شانِ نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ ابو رافع یہودی اور سید نصرانی نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا محمد آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپ کو رب مانیں حضور نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کروں نہ مجھے اللہ نے اس کا حکم دیا نہ مجھے اس لیے بھیجا۔

ف۱۵۱ ربانی کے معنیٰ عالم فقیہ اور عالم باعمل اور نہایت دیندار کے ہیں

ف۱۵۲ اس سے ثابت ہوا کہ علم و تعلیم کا ثمرہ یہ ہونا چاہیئے کہ آدمی اللہ والا ہو جائے جسے علم سے یہ فائدہ نہ ہو اس کا علم ضائع اور بیکار ہے

ف۱۵۳ اللہ تعالیٰ یا اُس کا کوئی نبی۔

اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ

کہ تم مسلمان ہو لیے ف۱۵۴ اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا ف۱۵۵ جو میں

اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا

تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول ف۱۵۶ کہ تمہاری کتابوں

مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ

کی تصدیق فرمائے ف۱۵۷ تو ضرور ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اُس کی مدد کرنا، فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اُس

عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ

پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے

الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس ف۱۵۸ کے بعد پھرے ف۱۵۹ تو وہی لوگ فاسق ہیں ف۱۶۰

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ

تو کیا اللہ کے دین کے سوا اور دین چاہتے ہیں ف۱۶۱ اور اُسی کے حضور گردن رکھے ہیں جو کوئی آسمانوں

وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ

اور زمین میں ہیں ف۱۶۲ خوشی سے ف۱۶۳ اور مجبوری سے ف۱۶۴ اور اُسی کی طرف پھریں گے یوں کہو ہم ایمان لائے اللہ پر

اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ

اور اُس پر جو ہماری طرف اُترا اور جو اُترا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق

وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ

اور یعقوب اور اُن کے بیٹوں پر اور جو کچھ ملا موسٰی اور عیسٰی اور انبیاء کو

مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾

اُن کے رب سے ہم اُن میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے ف۱۶۵ اور ہم اُسی کے حضور گردن جھکائے ہیں

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں

ف۱۵۴ ایسا کسی طرح نہیں ہو سکتا۔

ف۱۵۵ حضرت علی مرتضٰی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور اُن کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی ان سے سید انبیاء محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت عہد لیا اور اُن انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر اُن کی حیات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کریں اس سے ثابت ہوا کہ حضور تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں۔

ف۱۵۶ یعنی سید عالم محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف۱۵۷ اس طرح کہ اُن کے صفات و احوال اُس کے مطابق ہوں جو کتب انبیاء میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ ف۱۵۸ عہد۔

ف۱۵۹ اور آنے والے نبی محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے اعراض کرے۔ ف۱۶۰ خارج از ایمان

ف۱۶۱ بعد عہد لیے جانے کے اور دلائل واضح ہونے کے باوجودیکہ

ف۱۶۲ ملائکہ اور انسان و جنات۔

ف۱۶۳ دلائل میں نظر کر کے انصاف اختیار کر کے اور یہ اطاعت ان کو فائدہ دیتی اور نفع پہنچاتی ہے۔

ف۱۶۴ کسی خوف سے یا عذاب کے دیکھ لینے سے جیسا کہ کافر عند الموت وقت یاس ایمان لاتا ہے یہ ایمان اُس کو قیامت میں نفع نہ دے گا

ف۱۶۵ جیسا کہ یہود و نصارٰی نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے بعض کے منکر ہو گئے۔

الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا

زیاں کاروں سے ہے ۔ کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لاکر

بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ

کافر ہوگئے ف۱۶۶ اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول ف۱۶۷ سچا ہے اور انھیں کھلی نشانیاں آچکی

الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ

تھیں ف۱۶۸ اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا ۔ اُن کا بدلہ یہ ہے کہ اُن پر

اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ

لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی ۔ ہمیشہ اس میں

فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾

رہیں نہ اُن پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انھیں مہلت دی جائے ۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ

مگر جنھوں نے اُس کے بعد توبہ کی ف۱۶۹ اور آپا سنبھالا تو ضرور اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا

بخشنے والا مہربان ہے ۔ بے شک وہ جو ایمان لاکر کافر ہوئے اور پھر کفر میں بڑھے ف۱۷۰

كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾

اُن کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی ف۱۷۱ اور وہی ہیں بہکے ہوئے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ

وہ جو کافر ہوئے اور کافر ہی مرے اُن میں کسی سے زمین بھر سونا ہرگز قبول

اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ

نہ کیا جائے گا اگرچہ اپنی خلاصی کو دے اُن کے لیے

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾

دردناک عذاب ہے اور اُن کا کوئی یار نہیں ۔

ع ۹ / ۱۷

ف۱۶۶ شانِ نزول حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضور کی بعثت سے قبل آپ کے وسیلہ سے دعائیں کرتے تھے اور آپ کی نبوّت کے مُقر تھے اور آپ کی تشریف آوری کا انتظار کرتے تھے جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو حسداً آپ کا انکار کرنے لگے اور کافر ہوگئے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے توفیقِ ایمان دے کہ جو جان پہچان کر اور مان کر منکر ہوگئی ۔

ف۱۶۷ یعنی سیدِ انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

ف۱۶۸ اور وہ روشن معجزات دیکھ چکے تھے ۔

ف۱۶۹ اور کفر سے باز آئے شانِ نزول حارث ابن سوید انصاری کو کفّار کے ساتھ جا ملنے کے بعد ندامت ہوئی تو اُنھوں نے اپنی قوم کے پاس پیام بھیجا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تب وہ مدینہ منوّرہ میں تائب ہوکر حاضر ہوئے اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی توبہ قبول فرمائی ۔

ف۱۷۰ شانِ نزول یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کے ساتھ کفر کیا پھر کفر میں اور بڑھے اور سیّد انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے ساتھ کفر کیا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تو اپنی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت دیکھ کر آپ پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کے ظہور کے بعد کافر ہوگئے اور پھر کفر میں اور شدید ہوگئے ۔

ف۱۷۱ اس حال میں یا وقتِ موت یا اگر وہ کُفر پر مرے ۔